

اداریہ

مخبرداری میں آج بھی طفل و شہنشاہ ملت کے اس فدائی پر رحمت ہو جسے صاحب

تاریخ داں جب جب تاریخ عالم مرتب کریں گے، جماعت احمدیہ میں خلافتِ شانیر کے انقلابی دور کو اور اعلیٰ عظیم اسلامی جرنیل کو بھی فراموش نہیں کر سکتے جس نے تبلیغ اسلام اور اشاعتِ دین میں اپنی زندگی کا لمحہ صرف کر دیا۔ اسی مقدس وجود سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں یہودیوں کی کتاب طالمود میں بایں الفاظِ نبوت کوئی فراموش گئی کہ:-

"It is also said that he (The Promised Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson." (طالمود بائی جوزف برنگے باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۱ء)

یعنی یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کے تختِ روحانیت پر آپ کے فرزند اور ان کے بعد آپ کے پوتے بیٹے بیٹے ہوں گے۔ نبی پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

یُنزِلُ عَبَسَى ابْنِ مَرِيَدٍ إِلَى الْأَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهَا (مشکوٰۃ)
یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آکر شافق کریں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔ اسی حدیث کا تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:-

"قَدْ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ. فَقَدْ هَذَا الشَّاهِدُ إِلَى أَنَّ اللَّهَ يُؤْتِيهِ وَلَدًا صَالِحًا يَشَابُهُ أَبَاؤُهُ وَلَا يَأْبَاهُ وَيَكُونُ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْمُكْرَمِينَ" (آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ:- حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح موعود آکر شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ اسی میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ ایک جلیل القدر اور صالح فطرت فرزند عطا فرمائے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے عزیز اور مکرّم بندوں میں سے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے احیاء دین اور اقامتِ شریعت جیسی اہم ذمہ داریوں کی بجائے آوری کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اپنے اہم مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے چلہ کشی کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک فرزند ارجمند مصلح موعود کی بشارت دی۔ حضور علیہ السلام اس بشارت کا ذکر بایں الفاظ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک زوجہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا..... وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی قدرت و نسل ہوگا..... جس کا نزل بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا..... ہم اس میں اپنی روحِ حائلیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور تو قیامی اسی سے برکت پائیں گی۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ص ۱)

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب کو تختِ خلافت پر چکھو فرمایا اور آپ کا اکاون سالہ کامیاب دورِ خلافت اسی امر کی گواہی دے رہا ہے کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے۔ چنانچہ آپ نے جلد سالانہ مسکن کے مہتمم پر اس امر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:-
"اللہ تعالیٰ کے اذن اور اُسی کے انکشاف کے تحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا، وہ ہم ہی ہوں۔ اور میرے خلیفہ ہی وہ ہیں۔ وہ پیشگوئیاں پوری ہونی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے موعود بیٹے کے مشن فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ یہی نبیِ نبوی کا اپنے لئے دعویٰ نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا بنا یا ہے۔"

آپ کے تختِ خلافت پر نہیں ہوتے ہی کچھ فتوے سے سراسر اٹھانا شروع کیا۔ چنانچہ چند اکابر میں جماعت نے منصبِ خلافت سے انکار و انحراف کر دیا۔ اور انہوں نے آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے مقصدوں کو ناکام میں لادیا۔ سال ۱۹۱۳ء میں امرات نے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی۔ لیکن وہ بھی اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔ اور تحریکیت جدید کا اجراء ہوا۔ اور اسی خطرناک دور میں غیر مالک میں تبلیغ اسلام کی ایک منظم سکیم جاری ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بہت شان سے پوری ہوئی اور پوری ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود کے بارہ میں خدائی بشارت کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" سبھی پوری ہو کر سیدنا محمود کے روحانی مقام پر پھر تصدیق ثابت کر دی۔ آپ کی خلافت کا ایک ایک لمحہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ دشمن باوجود کثیر تعداد اور مصیبتِ اسمہ باب کے اپنے غم اور ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکا۔

مخالفین احمدیت سے یہ کس قدر عین انتقام ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ جب مخالفت میں شدت اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس وقت جامعہ احمدیہ کی ترقی کے راستے نکال دیتا ہے۔ ایسا ہی اس عین انتقام تحریکیت جدید اور وقتِ جدید کے ذریعہ لیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان تحریکات کے نتیجے میں جماعت کو ترقی عطا فرمائی۔ پھر جماعت کو مختلف تنظیموں میں تقسیم کر دینا بھی آپ کی اولوالعزمی اور بہترین قیادت کی عین دلیل ہے۔ آپ نے علوم کے دریا سے بہائے کہ بیابانی روئیں ایک عرصہ تک اُکر رہے اپنی پیاسی بجھاتی رہیں گی۔ اسلامی لٹریچر کی دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے اشاعت بھی آپ کے کاموں نمایاں ہیں۔ ایک عظیم کارنامہ ہے کہ جس کے ذریعہ ہزاروں غیر مسلم کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوئے۔
الغرض آپ کا دورِ خلافت تبلیغ اسلام اور اشاعتِ دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کی بہترین کوشاں رہا۔ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں آپ کی طرف سے کئے جانے والی کوششوں کے نتیجے میں آج ابائی دیکھنے والے ہیں۔

ہفت روزہ سید کا قادیان مصلح موعود نمبر

مصلح موعود نمبر

باب

۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۵ھ

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

۱۴ فروری ۱۹۸۵ء

جلد ۳۴ شماره ۶

شرح چمکہ

سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
مالک غیر بریلویہ بوری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۵۰ پیسے
اشاعت خصوصی دو روپے

خبر احمدیہ

قادیان ۱۱ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایضاً اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور لندن میں بقلہ اللہ تعالیٰ بخریت سے ہیں اور بہت دلیلیہ کے سر کرنے میں بہت مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ اجاب اپنے جان بول سے عزیز آج کی صحت و سلامتی، مداری اور معاہدہ عالیہ میں فائز امرامی کے لئے درود سے دعائیں جاری رکھیں۔
قادیان ۱۱ تبلیغ (فروری)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اجاب حضرت سیدہ محمد کی نائل و نائل شفا بانی اور درازی عمر کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔
محترم صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب نظر اٹا و امیر قادیان محترم سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ کی نیک نیت اور اللہ کریمہ، اُٹلیس میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماعات میں شرکت کی غرض سے موجود ہیں۔
کوئٹہ پورٹی جہاز قادیان سے اُٹلیس کے لئے روانہ ہو گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور شہنشاہ چوہدری محمد احمد صاحب، عارف قائم مقام امیر قادیان مقرر ہوئے ہیں۔ صوبہ اُٹلیس میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماعات میں ہی شرکت کی غرض سے مورثہ ۱۵ کو کوئٹہ پورٹی پشاور احمد صاحب قائم (باقی صلا پر)

پیشگوئی مصلح موعودؑ کے نشانِ الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا

زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس خدا کے وعدوں کا ٹکٹ ممکن نہیں

میں جانتا ہوں اور یقین محکم سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا!

پیشگوئی مصلح موعودؑ کی عظمت و اہمیت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے آئینہ میں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعودؑ کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

”مفسرینِ پیشگوئی کا اگر بظاہر بجا دیکھا جاوے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشانِ الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اور اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر عمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدا نے کریم علیہ السلام نے ہمارے نبی کریم رُوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صد درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۴)

”یہ نشانِ آسمانی و احسانہ و بہرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجے گا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احوالِ موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صد درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۵)

”جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ رُوح کے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نورس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور نشان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے خاص اور خاص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۷)

”وہ خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹکٹ ممکن نہیں“

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۷ حاشیہ)

”میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا نے عسروں میں اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے“

(اشتہار کیمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)



تشرکات

دنیا گوارے

مصلح موعود کی پیشگوئی پوری شان سے ہوئی

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا شوکتِ اعلان

سچ تو وہ علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ تیرا ایک بیٹا ہوگا اور وہ دنیا کے سزاوار تک فہرت پائے گا یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ انکھ تان ان بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ سچین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

”میرا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلنے جا رہی ہے۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو حضرت سچ موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیشگوئی جو حضرت سچ موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی..... اس سال (۱۹۴۴ء) کے شروع میں ۵ مارچ جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت سچ موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدا کے واحد کی آواز پہنچے گی۔ میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا..... خصوصاً مغربی ممالک جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا۔ اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ تب جبکہ خدا نے مجھے یہ خبر دیدی تھی اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ آج میں اس جلسہ میں ہی واحد و تبار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب سچ ہے اور جس پر انشاء کرے وہ سب سچ ہے۔ عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے اسی شہر لاہور میں پبل ریسٹورنٹ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصلح ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔

..... اس پیشگوئی کا صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ توحید پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کے والد و شہید بنے۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی..... خدا نے علم و خبر میرے ہمت پر

بلکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہنکری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ زیکو سلوکیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جنوبی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ سپر آلیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ مصر اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کینیڈا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ زنجبار اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ٹانگانیکا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ سینیگال اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ مارشلس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

ان بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ شام اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ لیبیا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ چین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جاپان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ سائبریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہندوستان کا گوشہ گوشہ گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

دنیا میں کونسا ایسا انسان ہے جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ دلوں کو فتح کر سکے؟ کونسا ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کر سکے؟ یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے دنیا میں اس قدر تغیرات پیدا کئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ (الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۸ء)

الہی! تو ہمارا پاسباں ہو

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الہی! تو ہمارا پاسباں ہو
ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف
مصیبت میں ہمارا ہو مددگار
ہمیں اپنے لئے منھوں کر لے
سچے جس راہ سے لوگوں نے پایا
ہماری موت ہے فرقت میں تیری
ہمارا حافظ و ناصر ہو مردم
کرے اس کی اگر تو آب پاشی
ذلیل و خوار، رسوا ہو جہاں میں
عبادت میں کٹیں دن رات اپنے
ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ہمارے ساتھ پیارے ہر زمان ہو
ہماری درد دل کا راز داں ہو
ہماری دل میں اگر یہ ہمسال ہو
وہ راز مہرقت ہم پر عمیاں ہو
ہمیشہ ہم پر تو حلوہ کتاں ہو
ہماری باغ کا تو باغبان ہو
تو پھر ممکن نہیں دیم شہناں ہو
جو حاسد ہو، عدو ہو، بدگماں ہو
ہمارا سر ہو تیرا سناں ہو

خدا نے دی ہے ہم کو کامرانی

فَسُبْحَانَ الَّذِي أَوْفَىٰ أَلْعَابِي



تقویٰ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۵ء مطابق ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء بمقام مجلس اعلیٰ لاہور

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے امانہ نمبر میں ناکر ادارہ سبکدرا اپنی ذمہ داری پر پوری قاری کر رہا ہے۔۔۔۔۔ (ایڈیٹر)

جب کہ خدا کے فضل کی طرح خدا کی رحمت کی بارش کی طرح تقویٰ آسمان سے برساتا ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت ایسے ہی دوزخ میں داخل ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسانات کے بوجہ ہم دیکھ رہے ہیں جو نیکیاں دلوں کو عطا ہو رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی سخاوت کی محبت دلوں میں بڑھ رہی ہے، جو عبادات کا فوق و شوق پیدا ہو رہا ہے، جو حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں جماعت میں، اس میں جماعت کے کسب کا کوئی حصہ نہیں۔ کسی امتناعی کوشش یا جہد جہد کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ تقویٰ اللہ ہی ہے، خالصتاً۔ آسمان سے خدا کے فرشتے وہ تقویٰ قلوب پر نازل فرما رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نئی نئی عظیم الشان عبادتوں کی خوشخبری دے رہا ہے۔ ایسے عظیم الشان کاموں کی بنیادیں قائم کر رہا ہے اس تقویٰ کے اثر جس کے نتیجے میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ایک باہم ملنے والی تقویٰ دار میں داخل ہو جائے گی۔ پس تقویٰ میں اللہ و رحمتوں ان دونوں کو اکٹھا کرنا ہی ہے۔

تقویٰ بر سے لگتا ہے ان پر

اور خدا کی رضا نازل ہو رہی ہوتی ہے، ایسے وہ میں یعنی ایسے بدقسمت بنی پیدا ہو رہے ہوتے ہیں جو خدا کے ان پاک بندوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک طرف یہ جماعت خدا کی طرف سے نازل کردہ تقویٰ پر اپنے سارے منصوبوں کی بنیاد رکھتی ہے۔ اور دوسری طرف ان کو مٹانے کے ناپاک منصوبے اس حسد کی آگ میں جلی ہو رہے ہیں جو ان کی ترقی کو دیکھ کر دلوں میں بھڑک اٹھی ہوتی ہے۔ اور اس آگ ہی میں یہ بجا پڑتے ہیں بالآخر، کسی آگ کا ایسا حصہ بنا دیتے جاسکے ہیں۔ تو فرمایا دونوں حالتوں میں سے کونسی اختیار کرے۔ یہ تو انسان کے بس میں ہے کہ جب راستے اُس کو دکھا دیے جائیں تو جو اپنے لئے پسند کرے اسے اختیار کر لے۔

نقشہ کھینچ دیا ہے آج کل کے حالات کا

کہ ایک انسان جس میں کچھ بھی بصیرت ہو اُس کے لئے اپنے لئے نجات کا راستہ اختیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں رہتا۔ لیکن جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے بدقسمتی سے جب ایسے وقت آتے ہیں تو لوگوں کی آنکھوں کا نور بھی زائل ہو جاتا ہے۔ اور وہ آگ کو پیش ان کے دل و دماغ کو، ان کی طاقتوں کو جسم دیتی ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَزَالُ يُبْنِيٰ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ رِيْسَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ کہ پھر وہ پھر عمارتیں بناتے ہیں جو منصوبے بناتے ہیں اور عمارتیں تعمیر کرتے ہیں ان کے اندر اندر وہی طے پر رخنہ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر دراز پڑنے لگ جاتی ہیں اور شکوک ان کے اندر سے جنم لینے لگتے ہیں۔ اور ان کی لیتیں کی حالت شک شبہوں میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ غالباً اب کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور وہ جو کیفیت ہے وہ بڑھتے بڑھتے اپنا خطرناک دباؤ اختیار کر لیتی ہے۔ اندرونی طور پر کہ فرماتا ہے اِلَّا اَنْ تَقَطَّ قُلُوْبُهُمْ کہ قریب ہوتا ہے کہ پھر ان کے دل، اس اندرونی دباؤ سے پھٹ پڑتے تو ان کے لئے محض آسمان سے نازل ہونے والی آفات ہی نہیں قلبی حالتوں سے ہونے والی آفات بھی ہیں۔ ان کا ظاہر بھی بد نصیب ہے اور ان کا باطن بھی بد نصیب ہے۔ اور بظاہر جو لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ کامیابی کی طرف جا رہے ہیں یا کامیابی کی نشانی دیکھتے ہیں۔ امر واقع یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باطن پر نظر ہے اور وہ یہ گواہ ہے کہ ان ظاہر کو جو بظاہر نہیں خوش و خوش نظر آ رہے ہیں، ظاہریوں سے ہوتا ہے کہ یہ اپنی کامیابی کا یقین رکھتے ہیں۔ ہم نہیں بتاتے ہیں کہ

ان کو اپنی کامیابی کا کوئی یقین نہیں

ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہو چکے ہیں۔ اور بڑھتے بڑھتے باطن میں گے۔ اندرونی طور اپنی ناکامیوں کا دباؤ اتنی شدت اختیار کر جائے گا کہ قریب ہے کہ یہ دل بھج جائیں وَاللّٰهُ عَلٰیہُمْ حٰکِمٌ عَدْلٌ۔ ہمیں علم نہیں ہے اللہ جانتا ہے اور وہ عظیم بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔ باخبر بھی ہے اور اس کی قدر پورے حکمت کا فرما ہوتی ہیں جو ظاہر ہی آنکھ کو نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔ اور اندرونی طور پر وہ

تشہد و تعویذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اَشَدَّ اَسْسًا مِنْ بَنِيٰ اٰدَمَ عَلٰی قَشْوٰی مِنْ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا خَيْرٌ اَوْ مَعْنِ اَسْسٍ بَنِيٰ اٰدَمَ عَلٰی شَقَا جُودٍ هَارٍ فَاشْهَارٍ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ لَا يَزَالُ يُبْنِیٰ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ رِيْسَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَا لَوْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعَدَا عَلَیْهِ حَقًّا فِی السُّورَةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبَشِرُوا بِبِیْعَتِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؕ (سورہ توبہ آیت ۱۰۹ تا ۱۱۱)

اس کے بعد فرمایا۔ جو آیات قرآنی سننے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورہ توبہ سے لی گئی ہیں۔ آیت ۱۰۹ تا ۱۱۱۔ اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے تقویٰ پر اپنے کاموں کی بنیادیں

استوار کرتے ہیں ان کی تمام عمارتیں جن کے تمام منصوبے جن کے سارے کاروبار اللہ کے تقویٰ کی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں اور خدا کی رضا سے ملاقات حاصل رکھے آگے بڑھتے ہیں، کیا ایسے شخص بہتر ہیں یا وہ جن کی بنیادیں ایک ایسے گزرو کنارے پر ریت کے کنارے پر قائم کی گئی ہوں جو آگ کا کنارہ ہو۔ پس وہ ایسے کنارے پر قائم نہ ہو سکیں اپنے اوپر قائم کرنے والی عمارتوں سمیت اور ان کے مکینوں سمیت، ان کو لے کر بہتے جا پڑتی ہیں۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اَسْسًا مِنْ بَنِيٰ اٰدَمَ عَلٰی قَشْوٰی نہیں فرمایا، بلکہ قَشْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا فرمایا ہے جو عام قرآن اُسلوب سے ایک مختلف اُسلوب ہے۔ اور اس میں ایک بڑی گہری حکمت ہے۔ یہاں مراد یہ نہیں ہے کہ ان لوگوں میں تقویٰ پر بنیادیں قائم کرتا ہے جو تقویٰ سے نکلے۔ تاکہ اس کے استیبار اور بس میں ہے۔ بلکہ یہاں ایک خوشخبری کے رنگ میں مومنوں کا نقشہ یہ کھینچا گیا ہے کہ علیٰ قَشْوٰی مِنَ اللّٰهِ اُن کی بنیادیں ان کی عمارتیں ایسے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہوتا ہے۔ یعنی انسان کی طرف سے

اُس کا کسب کا اُن کا کوئی حصہ نہیں ہوتا

بنانا تھا کہ عمارت اور زمین، دارمقہ ہوتا ہے۔ اس مضمون پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ قوموں پر وہ قسم کے حالات آتے ہیں۔ ایک وہ جس میں تقویٰ کا کسب کیا جاتا ہے اور ایک وہ حالات

وعدوں کا بھی دخل ہے۔ ان کی گفتگوں کا بھی اس لحاظ سے دخل ہے کہ نہایت غریب بازگزاروں میں سے بھی یہ بچوں کو قرآن پڑھاتے نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور بڑی محنت کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں پھر اور شکر کے ساتھ گزارہ کر رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس تحریک کو اور بھی ترقی دے۔ چونکہ ہمیشہ ہی دستور ریت کہ جلسہ سالانہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو یا سنے سال کے پہلے چنے کو وقف جہد کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے۔ اس لئے اس جمعہ

میں زعفران جہد کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے گا۔

معدودی تحریک کے تانہوں جماعت کو کہ یہ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس تحریک کو بھی غیر معمولی شوق و ماحول فراہم کرے۔ اور وہ عظیم الشان کام جو اللہ تعالیٰ نے ان عاجز بندوں کے سپرد فرمائے ہیں ان میں اس تحریک کے کارندے بھی المقدر و کوشش کرتے رہیں۔

اسی کے ساتھ ہی میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اور نئے سال کی مبارکباد کے طور پر پچھ

اچھی خبریں بھی آپ کو سناتا ہوں

جو پاکستان سے باہر سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور پاکستان کے اندر سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ جہاں تک جماعت کے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا تعلق ہے ان کا تو شمار نہیں ہے اور جتنے شعبے جماعت کے کام کر رہے ہیں ان سب کا ذکر کر کے اگر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے تو وہ بھی ایک خطبہ جمعہ میں تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس سے پہلے جب جلسہ سالانہ کی اجازت دینی تھی تو دوسرے دن کی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختلف جہت میں ترقی کا ذکر فرمایا تھا۔ اور اس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود بھی پچھلے در سالوں کا تجربہ تو یہ ہے کہ کبھی بڑے واقعات اور نوس کے مظاہر بیان نہیں کر سکا۔ حالانکہ وہ میں نے کئی کئی تقریروں سے بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔ لیکن بار بار نوٹ چھوڑ کر بعض جگہوں سے آگے گزرنے کے جلدی ہی ہوتی ہیں بیان کرنی پڑتی تھیں تاکہ بعض اہم نکتے جو بعد میں آنے ہوتے ہیں وہ نہ باقی رہیں۔ تو یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک جمعے کے محدود عرصہ میں یہ ساری باتیں بیان کر سکوں۔ لیکن بعض پہلوؤں سے میں نے چند چیزیں صرف اخذ کی ہیں تاکہ جماعت احمدیہ کو جو شوق ہے ہمیشہ سے خوشخبریوں سننے کا اللہ تعالیٰ ان کے دل راہی کرے اور ان کو بتائے کہ یہ جو محوشہ سال گزارا ہے یہ کسی لحاظ سے بھی پہلے سالوں سے کم نہیں آیا۔ بلکہ بہت ہی زیادہ برکتیں لے کے آیا ہے۔

تبلیغ کے معاملے میں جماعت میں ایک عظیم الشان دور

پیدا ہو گیا ہے پچھلے سال۔ اور کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جہاں نئے نئے آئیے اللہ پیدا نہیں ہو رہے۔ اور اکثریت کے ساتھ ان کی کوششوں کو پھیل گئے لگے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ نئے نئے گروہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کا پورا لگا یا ہے۔ اور بعض ملکوں میں تو جماعتوں کے طور پر جس کو فوج و فرقہ کہتے ہیں ان طرح لوگ داخل ہوئے ہیں اور چونکہ یہ صورت حال تبلیغ میں ایک نیا دوار اور نیا جو شس ساری دنیا میں نمایاں ہے۔ اس لئے کسی ایک ملک کا نام تو نہیں لیا جاسکتا۔ لیکن آپ چونکہ یورپ میں رہنے والے ہیں۔ اس لئے آپ کو آپ کے ملکوں کے متعلق میں بتاتا ہوں۔ کیونکہ آپ میرے اولین مخاطب ہیں کہ انگلستان میں بھی یہ پاک تبدیلی بڑے نمایاں طور پر سامنے آ رہی ہے۔ اور یورپ کے دیگر ممالک

کام و کما رہی ہوتی ہیں۔ ان حالات پر اگر غور کیا جائے جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں تو سزا کے لئے اس میں عظیم الشان خوشخبریوں ہیں۔ اور ایسے وقت میں بھی تسکین کے ساتھ ان میں سے کئی بظاہر زمین کے لئے اندھیرا ہے اور اس کے مخالف کے لئے روشنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا بسکے اندھیرے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور میں چلنے والے لوگ ہو۔ خدا کی رحمت و کارامہ تمہارے اوپر ہے۔ تم اپنے دنوں کو دیکھو کہ ہر روز اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صورت میں اور طہارت اور پاکیزگی کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔ تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں ہو۔ نئی روحانی فضا اور نئی پرواز ملنے لگے ہو۔ اگر تم بظاہر سادھے غور کرو تو تم جان لو گے کہ اس میں تمہاری کوشش کا دخل کوئی نہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو تم پر نازل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد تمہارے لئے ایسی ہی کوئی کوشش نہیں ہے۔ اور چون کہ خوش سمجھ رہے ہو۔ لیکن کو تم غور کرنا چاہو۔ دیکھتے ہو ان کے دل کی حالت ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کا یہ حال ہے اور دن بدن وہ ایسی تپتا ہوا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تیسرے سال کے حالات۔ بعد واقعات کا جائزہ دیا جائے تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جہت سے ہر سمت میں

جماعت احمدیہ کا قدم آگے بڑھایا ہے

کوئی ایک بھی شعبہ زندگی نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال نمایاں ترقی نہ کی ہو۔ کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے ترقی نہ کی ہو۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں جماعت کا ہر آزادی پر ہر سے بھلا دیکھے گئے ہیں وہاں بھی جماعت کی ہر تحریک نشوونما پا رہی ہے اور پچھلے آگے بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ

وقف جہد بھی ایک ان فرمایا نہ ترقیوں میں سے ہے

جو جماعت احمدیہ نے اسلام کے احیاء نو کی خاطر جاری کی ہیں۔ اور دیہاتی جماعتوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی خاطر شروع کی تھی۔ اس کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ ایک بہت ہی غریبانہ اور درویشانہ جماعت ہے جس کا بہت معمولی سا بجٹ ہے۔ لیکن گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں باقی انجمنوں نے ترقی کی وہاں اللہ تعالیٰ نے اس

غریبانہ انجمن

کو بھی نمایاں ترقی کی توفیق بخشی۔ اور بجٹ توقع سے بہت بڑھ کے پورا ہوا۔ بلکہ عملاً جہاں تک ماٹھے یاد ہے وہاں تین لاکھ روپے کا زائد بجٹ ہوا۔ جو پہلے سات لاکھ ہوا کرتا تھا وہ دس لاکھ تک پہنچ گیا اور نسبت کے لحاظ سے ایک بہت نمایاں ترقی ہے۔ اور اس دھم کا بجٹ انہوں نے گیارہ لاکھ سے زائد رکھا تھا۔ غالباً

تیسرے لاکھ کے قریب

اور جو رپورٹیں آ رہی ہیں وہ خدا کے فضل سے بہت خوش کن ہیں کہ یہ بجٹ بھی حسب سابق توقع سے بڑھ کر پورا ہو گا۔ تعجب ہوتا ہے کہ ایک طرف تو دشمن جماعت کی آمد کے ذرائع پر لٹا ہوا مال ہے۔ اور دوسری طرف سے سبکدوشاں کے جارہے ہیں لوگ۔ تجارتوں میں رہنے والے جارہے ہیں۔ انکم ٹیکس کے جھوٹے مقدمے بنائے جارہے ہیں۔ کوئی ایک بھی پہلو ایسا نہیں ہے جس سے جماعت کو تنگ نہ کیا جا رہا ہو۔ اور جماعت کی اقتصادی حیثیت کو نقصان نہ پہنچایا جا رہا ہو۔ اور اس کے باوجود ہر جہت میں خدا کی راہ میں جماعت ملی قربانی میں آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ اور جہاں تک وقفہ جہد کے کاموں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پاک تبدیلی میں جو دیکھا۔ میں نظر آتی ہے ان کارندوں کی

ملک ترقی تبلیغ کو رہن کے کناروں تک پہنچاؤں کا

(الہام سیدنا حضرت سید محمد علیہ السلام)

پیشکش ہے عید الہرم و عید الروف مالکان ساری مارتے صالح پور۔ کٹک (ارٹیسٹ)

میں بھی۔

میرا یہ ارادہ تھا خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی مدد سے کہ کوشش کر دوں کہ ہر پہنچتا ہوا گزشتہ سالوں کے مقابلے پر

اس سال میں گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تبلیغ کی رفتار ہو جائے

تو جہاں تک یورپ کا تعلق ہے وہاں پر تو یہ فعلی اور تقابلی طور پر طرح حساب سے بھی بڑھ کر عطا فرما دیا۔ انگلستان میں بھی گزشتہ سال کی نسبت میں گزشتہ سال سے زیادہ پیش قدمی کی گئی ہے۔ اور پھر اس میں بھی گزشتہ سال کے مقابلے پر دس گنا اضافہ کیا گیا۔ اور دیگر ملکوں کی تمام تفصیلات تو میرے سامنے نہیں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میں اس کی یورپ کے سفر سے بھی آ رہا ہوں۔ حیرت انگیز طور پر نوجوانوں میں تبلیغ کی ترقی اور جوش ہے۔ اور طبیعتاً مال ہو رہی ہے اس طرف۔ اس لئے میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ جس کا یہ بنیاد پڑ گئی ہے کہ ہر احمدی تبلیغ کے ان کے نتائج اب انشاء اللہ ترقی پزیر ہوں گے۔ بلکہ جیسا کہ ایک سال سے پھر دو ہو جائیں اور دو سے تین اور تین سے چار۔ بلکہ جیسا کہ میری رائے میں ہے اور دعا ہے کہ یہ

آپس میں ہر بھائی بھائی

گے انشاء اللہ۔ دو سے چار۔ چار سے آٹھ اور آٹھ سے دس۔ اس رفتار سے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ اور اس کے بغیر ہمارا پارہ نہیں ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ رفتار نہ آگے بڑھتی ہو رفتاروں کے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا نہیں ہو سکتے۔ ACCELERATION کے ذریعے انقلاب برپا ہوا کرتے ہیں۔ ACCELERATION کہتے ہیں ترقی پزیر رفتار کو۔ یعنی آج اگر وہیل کی رفتار سے آپ چل رہے ہیں تو کل دیس میں کی رفتار سے نہیں بلکہ گزشتہ دس میل بیچ اور دس میل یعنی بیس میل کی رفتار سے آپ چل رہے ہیں۔ اور اس سے اگلے سال بیس میل کی رفتار سے نہیں چلیں بلکہ بیس میل اور دس میل اور۔ تو اس تدریجی رفتار کو انگریزی میں ACCELERATION کہتے ہیں۔ اور دنیا میں ہر تہا جی کارخانہ قدرت چل رہا ہے اس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے ACCELERATION پر رکھی ہے۔ کیونکہ بنیادی طور پر آخری ازجی کی جو صورت ہے وہ GRAVITY ہے۔ GRAVITY یعنی زمین کی قوت باذبہ یا مادے کی قوت باذبہ اس کے نتیجے میں جس کو کشش ثقل بھی کہا جاتا ہے اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ACCELERATION پیدا کرنا ہے۔ اور ترقی ازجی اس کی مختلف شکلیں ہیں خواہ وہ کچھ ہو یا مقناطیس ہو یا کوئی اور شکل ہو وہ بالآخر اسی آخری شکل کی مہم منت ہیں۔ اور اسی کی مختلف بدلی ہوئی صورتیں ہیں دراصل۔ تو جب خدا تعالیٰ نے اپنے نیکو نیتوں کی بنیاد ACCELERATION پر رکھی ہے اور یہی سوتلہ فرمایا ہے کہ تم قانون قدرت پر غور کرو۔ اور اس سے نصیحت پکڑو۔ اور میری سنت کے راز معلوم کرو۔ اور میرے طریق سیکھو۔ تو روحانی دنیا میں بھی نئی عظیم الشان تخلیقات کے لئے نئے نئے کارخانے جاری کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم خدا کی اس جاری کردہ سنت پر غور کریں اور اسی کو اپنائیں۔ پس آئندہ سال کے لئے اگر یہاں انگلستان میں مثلاً ایک سال میں ساٹھ ہوں اور جرمنی میں ایک سو دس یا ایک سو بیس اور جو جابلی تو یہ TECHNICIAN کی علامت ہوگی۔

ایک مقام پر کھڑے ہو جانے والی بات ہے

اگر دس داعی الی اللہ یہاں پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال کم سے کم بیس ہونے چاہئیں۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ اور جرمنی میں اگر بیس پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال سو یا

اس سے بھی زیادہ ہونے چاہئیں۔ اسی طرح باقی ملکوں کو بھی ایسی ہی پیغام دیتا ہوں کہ سنے سال میں یہ عہد کریں اپنے رب سے کہ اسے خدا کو نے محض اپنے فضل سے ہی جو تیز رفتاری بخشی ہے اس تیز رفتاری کو ACCELERATION میں تبدیل فرماوے۔ ہمارے ہر کام میں غیر معمولی سرعت ہی نہ ہو بلکہ ترقی رہنے والی سرعت عطا ہو۔ دنیا ہر سال میں ایک نئے دور میں داخل ہوا ہے۔ تیری راہ میں قدم بڑھانے کی مزید توانائی ہمیں نصیب ہو۔ اور تیری طرف حرکت کے لئے نئے نئے پریشانی عطا ہوتے رہیں۔

ان دعاؤں کے ساتھ ہر سال کا آغاز کرنا چاہیے

جہاں تک اس تبلیغ کے نتائج کا تعلق ہے اور روحانی طور پر جو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ عطا فرمایا ہے اور اپنی رضا بخشی ہے ہمیں اس کا تعلق ہے، اس کے نتیجے میں کچھ دنیاوی ظاہری لحاظ سے کچھ مشکلات بھی دکھائی دیتی ہیں اور وہ مشکلات بھی دراصل امتحان نفسانی ہیں۔ مشکلات یہ ہیں کہ وہ مساجد جو پہلے ہمارے لئے کافی ہوا کرتی تھیں اب کافی نہیں رہیں۔ کچھ نئے آنے والے آئے ہیں۔ کچھ پورے ہوئے جو غافل تھے وہ ترقی تیز رفتاری کے ساتھ جماعت کی طرف دوبارہ پلٹے ہیں۔ باہر جانے کی بجائے ان کا رخ اندر کی طرف ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ مساجد جو گزشتہ دوروں میں مجھے کافی محسوس ہوتی تھیں اب تو بالکل اتنی چھوٹی دکھائی دی ہیں کہ حیرت ہے کہ ان سے ہمارے کام کیسے چل سکیں گے۔ چنانچہ میں نے تو

دو یوروربین مشنر

کی تحریک کا تھی لیکن اب معلوم ہو رہا ہے کہ دو تہا نہیں رہے تو بسا سلسلہ چلنے والا ہے۔ پنا پنا انگلستان کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ نے آپ کو تو ایک بڑا وسیع مشن بھی عطا فرمایا۔ لیکن پھر بھی جو دوسری ضروریات ہیں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے یہاں بھی ہیں جگہ جگہ نئی جگہیں خریدنی پڑیں گی۔ اس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں۔ ایک خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے

عظیم الشان عمارتیں

خریدنے کی توفیق مل گئی ہے۔ جو وہاں کی جماعت کا ایک حصہ سمجھتا ہے کہ بہت دیر تک ہماری ضروریات پوری ہوتی رہیں گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وہ یہ بظن کر رہے ہیں اپنے رب پر۔ اگر بہت دیر تک ان کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی تو پھر وہ بڑھ نہیں رہے اس لئے میری تو دعا ہے کہ کل ضروریات ان کی پوری نہ ہو سکیں۔ اتنی جلدی وہ پھیلیں اور نشوونما پائیں اور اس تیزی سے آگے قدم بڑھائیں کہ ہم دیکھتے رہ جائیں کہ یہ عمارت چھوٹی ہو گئی۔ اور جماعت ان سے بڑی ہو گئی۔ اس لئے اب گلاسگو کی جماعت کو میری خاصی نصیحت یہ ہے کہ خدا کی اسی نعمت کا شکر اس رنگ میں ادا کریں کہ عمارت کو بھرنے کی کوشش کریں جلدت جلد اور خدا کی رحمت پر توجہ رکھیں کہ جب وہ بڑھیں گے تو خدا اور عمارتیں ہی عطا کر دے گا۔ خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے جماعت کو کبھی بھی غمگین نہیں رکھا۔ جرمنی کا سفر میرا خدایتنا ہے کہ ساتھ اس لئے تھا کہ وہاں دوسرا یوروربین مشن سریدنے کے لئے جائزہ لیا جائے۔ لیکن جہاں ہم ہالینڈ میں آتے وہاں کی مسجد دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا کہ

ہالینڈ کی مسجد بھی چھوٹی ہو گئی ہے

بہت سے لوگ جو پہلے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ کثرت کے ساتھ تعلق رکھنے لگے۔ نئے نئے احمدی ان میں داخل ہوئے۔ اور اللہ کے فضل سے اب وہ جو پہلے بڑی کھلی جگہ دکھائی دیا کرتی تھی بالکل چھوٹی ہو کے رہ گئی۔ چنانچہ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی اگرچہ دو تین دن کا قیام تھا لیکن جماعت نے ہی بڑی بھاگ دوڑ کی۔ نئی جگہیں تلاش کیں۔

فران شریف کو پور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہارا کسی میں زندگی ہے

پیشکش: گلوبکس ریسٹورنٹس پرائیویٹ لمیٹڈ۔ راجندر سرائی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۷۔ فون: 27-0441۔ گرام: "GLOBEXPORT"۔ (مکشی شوخ)

قسم کی خدمت کر رہی تھیں ان میں ایک یورپین خاتون بھی تھی جو حیرت انگیز اخلاق سے رات رات محبت کر رہی تھیں وہاں

تو وہاں تو ایک بالکل نیا نقشہ نظر آیا جماعت کا وہاں خدا کے فضل سے پیرس کے ایک بہت اچھے علاقے میں جو صاف ستھرا اور معاشرے کے لحاظ سے بھی صحت مند علاقہ ہے وہاں ایک بہت اچھا مشن خرید لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ مبارک فرمائے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی جو قانونی - TRANS ACTION ہے وہ بھی ایک دو مہینے کے اندر ہو جائے گی اللہ کے فضل سے سودا ہو چکا ہے ختم رقم کا ایک حصہ ادا کر دیا گیا ہے اور دوسرا موجود ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ بھی وہاں جائزہ لینے کی ہدایت کر دی گئی ہے تاکہ فرانس میں ایک نہیں بلکہ دو مشن قائم کئے جائیں تو جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے اخلاق کا حال دیکھیں تبلیغ کا ذوق دیکھیں، عبادتوں کا شوق دیکھیں نئے نئے مشنر کا قیام دیکھیں۔

کس لحاظ سے یہ سال بڑا گزرا ہے

امر واقعہ یہ ہے کہ اتنے غیر معمولی فضل پر محبت سے خدا تعالیٰ کی لطف سے نازل ہوئے ہیں کہ اس کا شکریہ ادا کرنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے۔ یہ حق ادا نہیں ہو سکتا اس لئے خدا کی رحمت کے سامنے سر جھکا تے ہوئے پڑانے سال کی دہلیز سے گزریں اور نئے سال میں داخل ہوں۔ اور خدا کی رحمت کے حضور یہ سر پھر بلند اٹھتے نہ کھیں کیونکہ جو خدا کے حضور شکر کرنے کے طور پر اپنے سر جھکا تے ہیں انہیں کو ہمیشہ سر بلندیاں عطا ہوتی ہیں۔ اور یہی امید رکھتا ہوں کہ خدا کے فضلوں میں بھی اسی طرح ACCELERATION آئے گی انشاء اللہ۔ جتنی آپ اپنی کوششوں میں ACCELERATION کریں گے اللہ کی ہمیشہ سے یہ تقدیر جاری ہے کہ بندے کے تھوڑے کے نفاذ پر ایسا بہت زیادہ ڈالتا ہے۔ ایک غریب آدمی کچھ تھوڑا سا جب پیش کیا کرتا ہے کسی امیر کو تو اتنا تو نہیں لومیا کرتا اتنا تو اگر وہ لوٹائے تو بڑا ہی گھٹیا کام سمجھا جاتا ہے بہت ہی حقیرات سمجھی جاتی ہے اللہ نے اپنے بندوں کو اگر یہ فطرت عطا فرمائی ہے تو آپ تصور نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کا رد عمل کس قسم کا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف طریق پر ہمیں سمجھایا اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ آپ ایک معمولی سی حرکت کرتے ہیں اس کو خدا تعالیٰ

ایک لاکھ تالیف حرکت میں

تبدیل کر دیتا ہے۔ اپنے فضل باری درمات ہے کہ اس کو آپ گن نہیں سکتے ان کو آپ سمیٹ نہیں سکتے۔ جہاں تک پاکستان کے حالات کا تعلق ہے ان کے فیض سے بھی یہاں آپ کے اندر روحانی تبدیلیاں ہو رہی ہیں یعنی اگر آپ غور کریں تو ان ساری ترقیات کا منبع اور مرکز پاکستان میں پیدا ہونے والا دیکھ ہے اس لئے عسفی ان تنکر ہوا شیئا نہ ہو خیر لکن کا ایک عجیب منظر ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ جس طرح تمام دنیا کی توانائی جو نظام شمسی میں ہم دیکھتے ہیں یہ سورج سے نازل ہو رہی ہے اسی طرح ہر قسم کی توانائی کے بعض مراکز ہوا کرتے ہیں یہ جو توانائی ساری دنیا میں جماعت احمدیہ میں چھپی رہی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ اسی کا مرکز پاکستان کے احمدیوں کے

اور اس جگہ کو بھی نئی وسعت دینے کے لئے آرکیٹیکٹ کو بنا کر ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے تو امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لینڈ میں بھی دو طرح ہمارے مشن وسعت پذیر ہوں گے۔ ایک موجودہ عمارت کی توسیع کی جائے گی اور دوسرے ایک نیا مشن وہاں قائم کرنا ہے انشاء اللہ۔

جب جرمنی پہنچے تو یہ چاہا کہ وہاں تو بیرونی بھی ضرورت تھی وہاں بھی ضرورت ہے وہاں میونخ میں بھی ضرورت ہے وہاں تو بائیس شورخاری تھیں کہ ہماری ضرورتیں پوری کروا دیکر مشن کی بات کر رہے ہیں یہاں تو جگہ جگہ

خدا کے فضل نئے مشنوں کے تقاضے کر رہے ہیں

چنانچہ یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ ایک تو بڑا کمزور قائم کیا جائے۔ فرینکفرٹ کے قریب اور وہاں ایک خدا کے فضل سے بہت اچھی با موقع جگہ پسند کر لی گئی ہے اور NEGOTIATION کے لئے کہا گیا ہے۔ بہر حال جو قیمت، بھی ملے ہوگی ہم انشاء اللہ دیں گے اس کی اور بیرونی مشن کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے دو تین ان کی جو تجاویز تھیں وہ سامنے بھی آئیں لیکن وہ بھی پوری نہیں تھیں ان سے میں نے کہا تھا بڑی جگہ بنائیں تو ان کے جو حوصلے کی جھلانگ تھی وہ اسی وجہ سے کہ شاید اگلے پانچ سال کی بااثر سالی گھنٹہ درتیں ہماری پوری ہو جائیں گی۔

انہوں نے چھوٹی جگہ تجویز کر دی

ان سے میں نے کہا ہے کہ اب کتنے سال پھل کھاتے رہے ہیں۔ گزشتہ لوگوں کی محنت کا اب ان کا شکریہ ادا کرنے کا تو یہ طریق ہے کہ آئندہ ارادہ یہ کریں کہ گویا آئندہ بیس سال تیس سال کی ضروریات کے لئے آپ نے کشادہ جگہ لیننی ہے۔ اور دعا یہ کریں کہ خدا کرے اگلے سال ہی ہمیں اور جگہ لیننی پڑے۔ یہ ڈھنگ ہیں جو قدرت نے ہمیں سکھائے ہیں۔ اس طریق پر خدا تعالیٰ نے دنیا میں نشوونما فرمائی ہے۔ اور یہ جاری قوانین ہیں اللہ تعالیٰ کے جن کے نتیجے میں تمام کائنات ترقی پذیر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی اس جاری محنت کو دیکھ کر ان سے جب ہم زندہ رہنے کے اسلوب سیکھتے ہیں تو پھر ہی نتائج سامنے آتے ہیں جو میں آپ کے سامنے سنا رہا ہوں۔ سوئٹزر لینڈ گئے تو وہاں بھی جگہ بہت چھوٹی نظر آئی اگرچہ وہاں بہت زیادہ مہنگائی ہے لیکن پھر بھی جو فوری ضروریات ہماری ہیں وہ تو بہر حال پوری کرنی ہیں۔ یعنی سوئٹزر لینڈ میں انگلستان کے مقابل پر دن گنا سے بھی زیادہ قیمتیں ہیں جائیدادوں کی بہر حال ایک جگہ تو زمین کا ان کا مطالبہ تھا کہ ہمیں جلد میکر دی جائے ان سے تو میں نے کہا ہے کہ آپ لوگ تبلیغ میں چونکہ محنت ہیں اس لئے ابھی آپ کا حق نہیں ہے

آپ پہلے اپنا حق قائم کریں

ہر احمدی میں یہ جذبہ اور جوش پیدا ہو پھر انشاء اللہ جہاں سے مرضی رہے لانا پڑے ہم آپ کی ضرورت پوری کر دیں گے۔ لیکن ابھی ان کو ایک سال کی میں نے ٹھنکت دی ہے۔ اس لئے فی الحال سوئٹزر لینڈ میں سوائے پڑانے مشن کی کچھ توسیع کے اور کوئی بڑا کام نہیں ہے۔

جب فرانس آئے تو معلوم ہوا کہ وہاں بھی جماعت میں ایک حیرت انگیز تبدیلی ہے ہم تو سمجھا کرتے تھے کہ وہاں دس ہزارہ کی ایک کمزوری جماعت ہوگی لیکن جب جیسے ہم آگئے ہوئے تو صرف مردہ پینٹیڈ تھے خدا کے فضل سے اور عورتیں اس کے علاوہ بھی تھیں۔ اور جو خدمت کرنے والی خواتین تھیں جو سب کا خیال رکھ رہی تھیں کھانا وغیرہ بکاتی تھیں اور ہر

پادشاہی کے پتروں سے برکت ڈھونڈیں گے!

SK. GHULAM HADI & BROTHERS.

(READYMADE GARMENTS DEALERS)

CIANDAN BAZAR, P.O. BHURAK - DIST. - GALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 - 253.

پیشکش

دیکھوں میں ہے۔ وہیں فرانس میں ایک فرانس کے مقامی باشندے جو لوگوں کے فضل سے غلطی ہوئی تھی انہوں نے ایک سوال کیا جس کے نتیجے میں ان کو سمجھا رہا تھا کہ اس دور میں خدا تعالیٰ نے

کس کس قسم کے فضل

کئے ہیں ان کو بتا رہا تھا۔ ایک میں نے ان کو یہ بتایا کہ بڑی کوششیں کی گئیں بعض ہمارے کبھی حذام الاصلہ کی طرف سے کبھی انصاف اللہ کی طرف سے۔ مختلف نصابوں کی طرف سے لیکن کبھی ایسے تھے بے چارے نوجوان جو قابل ہی نہیں آتے تھے

تربیت کے لحاظ سے کبھی نماز کے قریب نہیں بٹھکا کرتے تھے۔ ہر قوم میں کچھ تو تھے جنہیں ہمارے اندر بھی کچھ ضرور تھے۔ لیکن کوشش کے باوجود بھاری پیش نہیں جاتی تھی ان پر میں نے ان کو بتایا کہ اب یہ دیکھیں کہ کیسے ہم یہ کر سکتے تھے ہمارا تو حقیقہ یہی نہیں تھا ایسے ایسے نوجوان جسے نکتہ لکھنے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں بلکہ ہزاروں کے لگ بھگ اب تک نکتہ ہونے میں تھے ایسے جنہوں نے اطلاع دی ہے کہ ہم جو نماز کے قریب تھے وہیں بٹھکا کرتے تھے اب ہم بھید گزار ہو گئے ہیں جب میں یہ واقعہ ان کو بتا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ازبانی ایمان کا یہ سامان پیدا فرمایا کہ میرے پہلو میں دائیں طرف جو نوجوان بیٹھا ہوا تھا وہ ایک دم بول پڑا کہ میں بھی ان میں سے ہی ہوں۔ میرا بھی یہی حال تھا اب اللہ کے فضل سے میں بھید پڑھتا ہوں۔ میرے چندوں میں آگے آگے بولیں

قریبانوں میں آگے

میں تبلیغ کا شوق مجھ میں پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں رہ گیا وہ نوجوان فرانسیسی احمدی دیکھ کر کہ کس طرح خدا تعالیٰ فوراً گواہ بھی پر یہ فرماتا ہے۔ اور ایک جان کے اندر جو تبدیلیاں ہیں وہ ان کے بہت زیادہ ہیں کیونکہ وہ اسی توانائی کے مرکز کے قریب تر رہنے والے لوگ ہیں غول کی جوشنیت وہ محسوس کرتے ہیں جو تمازت ان کے اندر دلوں پر پڑ رہی ہے آپ تو دور سے اس کا نظارہ کر کے اپنے اندر یہ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں آپ تصور نہیں کر سکتے کہ

ان کے دلوں پر کیا گزرتا رہا ہے

انہوں کو کس طرح بہ آگ ان کے جواب پر ان کے قلبی جوہروں کو گھنٹن بناتی چلی جا رہی ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ آسمان سے کثرت کے ساتھ فضل نازل ہو کر ہر جگہ ان کے ایمان کو بڑھانے کا موجب ہو رہا ہے۔ صرف

کردار کی پاک تمیز و طہ

ہوئی ہے بلکہ نشانات بھی ان پر نازل ہو رہے ہیں۔ علم کے نئے نئے پھول کھل رہے ہیں۔ اور ہر پہلو پر خدا کی وحدت اور اس کی رضا کی تجلیاں چھو رہی ہیں۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں سے کچھ میں بیان کر چکا ہوں۔ سارے بیان کر سے تو بہر حال ممکن نہیں ہے۔ لیکن چند میں سے آج کے صفحے کے لئے منتخب ہیں جو تو آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ جہاں تک احمدی مردوں کے کردار کا تعلق ہے ہمارے والد ایک ایسے قلعہ میں جہاں جہالت بہت زیادہ ہے وہاں چند نوجوانوں کو محض ایک جسم میں ہی پکڑ لیا گیا کہ انہوں نے اذانیں دیں یا انہوں نے اللہ نام علیکم کہا یا انہوں نے مسلمان کی طرح سلام لیا تو ان کی یہ تبلیغ کی۔ یعنی وہاں کے جہالت کی اسباب یہ خبر صحت ہے کہ انہوں نے نہ صرف وہاں نظر رکھی بلکہ انہوں نے انشاء کاٹ دیا۔ انہوں نے ساتھ ساتھ اذیتوں سے بھرپور جواب دیا۔ جنہاں تک ان کی کوہنٹ میں اس وقت نمایاں حیثیت اختیار کر گئے ہیں جن کے تعلق صدارتی آرڈینیشن نازل ہو رہے ہیں۔ وہاں جن کے تعلق گورنروں کو احکام جاری ہوا ہے میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے سنسن جہالت کی کبھی

معاف نہیں کرنا سب سے چارے احمدی ان جہالت کے مرتکب ہو گئے۔ خدا کا نام لے رہے تھے

تکلم ٹھکانے دشمنوں کو اب تک علیکم کہہ رہے تھے۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے اور مسلمان کی طرح BEHAVE کر رہے تھے

یہ جسم کیسے معاف ہو سکتا تھا

ان کو پکڑ کے جیل میں پھینک دیا گیا اور ایک گھر کی یہ حالت تھی کہ اس کا میں ذکر نہیں کروں گا۔ اس وقت میں یہ بتانا ہوں کہ جن کو جیل میں پھینکا گیا اس کو جیل میں جا کر ان کے کردار میں ایک نئی چمک آگئی وہ کتنے میں کہ

”ہمارے اندر ایسی پاک تبدیلیاں تھیں اور ایسا لطف آ رہا تھا خدا کی خاطر قید ہونے میں کہ اگر دیکھتے قیدی تھے ان کے اندر بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی تھیں ان کو اطمینان میں ڈیپٹی پیدا ہوئی انہوں نے عزت و احترام کے ساتھ ان کے ساتھ سلوک کرنا شروع کر دیا۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ نے بعض ایسی روحانی تبدیلیاں پیدا کر دیں کہ اگر یہ واقعات نہ ہوتے بعض ان احمدیوں سے اتنا قریب کا ان کو واسطہ نہ پڑتا تو فحشیت سے شاید وہ جہالت کی موت ہی مر جاتے۔“

چنانچہ ایک صاحب نے خور ان کو بتایا کہ ”تم لوگوں کو دیکھنے کے نتیجے میں (دہ ماٹھ سالہ عمر کو پہنچے ہوئے صاحب تھے جن کے اوپر بڑے بڑے مقامات جہالت کے نتیجے میں مقدمہ چل رہا تھا اور جس شخص کے اندر ماٹھ سالہ ایسی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی چنانچہ خدا کے ان بندوں کی نصرت کے نتیجے میں اس کے اندر تبدیلی پیدا ہو گئی) اور اس نے بتایا کہ ایک دن میں نے بہت گھٹا کی اپنے رت سے کہ اسے خدا جے تو یہ تیرے اچھے بندے نظر آ رہے ہیں۔“

اگر یہ حقیقی پر ہیں

اور دائرہ تیرا ان سے تعلق ہے تو مجھے بھی ایک نشان دکھا کہ یہ دوسرے جہالت قریبوں، منظم کن ان کو رہا کر واد سے تو پھر میں انکا کہ ہانس ان کا بھی کوئی حوالہ ہے۔ اور پھر میں انکا کہ واقعی یہ تیرے مقرب بندے ہیں رات وہ دعا کے سوسے اور صبح ماٹھ بجے پانچ بجے آٹھ بجے جاکر ان کو خوشخبری دی کہ آج تم آج سے آزاد ہو گے۔ اور تمہارے اسی دن جیل کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ جیل سے باہر نکلے۔ اس پر کچھ دنوں بعد احمدی قید تھا اس سے کہہ کہ میں ان کے پاس میں نے ان سے سوال کیا یہ کیسی عجیب واقعہ ہے۔ اس سے یہ کہنا کہ مجھے تعالیٰ نے خواب میں خبر دے دی تھی کہ ہم نے تیری دعائیں کو قبول کر لیا ہے۔ آج تیرے رحمت کا نشان دیکھے گا۔ چنانچہ مجھے کان یقین تھا اور میں نے جو ماٹھ پانچ بجے جا سکے خبر دی تو خدا کی اطلاع کے نتیجے میں خبر دی تھی اپنی طرف سے نہیں دی تھی۔“

ترجمہ بات یہ ہے: عجیب حال ہے ان لوگوں کا بے چاروں کا جو گھنٹوں کو خود بنا کر جیلوں میں پھینک رہے ہیں اور یہ جیلوں میں معصوم جانے والے ان کے چہروں کو بھی قہقہہ بنا رہے ہیں۔ یہ ہے

عظیم الشان روحانی انقلاب

جو برپا ہو رہا ہے اس ملک میں۔ یہ صاحب جو قید میں تھے یہ بتاتے تھے کہ ہم چار بھائی ہیں ایک چھوٹا ہے۔ اور میں باقی تینوں بھائیوں کو اس قسم کے الزامات کے نتیجے میں جیل میں بھیج دیا گیا۔ اور ان کا ایک بھائی ہے اس کو بھی ساتھ ہی جیل بھیج دیا گیا یعنی ان کے بھائیوں کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ گھر اس طرح خالی ہو گیا کہ سوائے ان کے اور کوئی شخص گھر میں نہ رہا۔ انہوں نے کوئی مرد ایسا نہیں تھا جو ان کی دیکھ بھال کر سکتا تھا۔

پہلے میں اس وجہ سے جب میں خدا تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ ان کو قید سے رہا کر دے تو وہ نے ڈر سے گھر میں داخل ہوئے کہ ان کو سہ نہیں کس حال میں دیکھو گے جبکہ گھر میں نہ تو دیکھا کہ ان کو پہلے سے بھی زیادہ خوش تھی اور بڑی اچھی صحت اور

بڑے حوصلے میں تھیں

رحمت کا نشانہ وابستہ ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت احمدیت کی بنا پر گھر کے مالک نے نکلنے کا لوش دے دیا اور بہت متین کیں اور سمجھا مگر وہ کسی طرح مانا نہیں۔ اور جب گھر تلاش کے تو کوئی گھر نہیں ملتا تھا۔ تو ایک دن میں نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کہ دیکھو ہمیں یہ کہتے ہیں کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو تو ہم تمہیں اچھے مکان دیں گے نہیں ملے عطا کریں گے اور اگر نہیں تو پھر چھوڑ لوں میں جا کے رہوں۔ تمہارے لئے گھروں میں کوئی جگہ نہیں، کہتے ہیں میں نے بڑی سنجیدگی سے بچوں کو مخاطب کر کے ان سے پھر یہ سوال کیا کہ اب میں تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم فیصلہ کرو کہ احمدیت کو چھوڑ کر اچھے محل جاؤ یا تم میرے ساتھ اپنی ماں کے ساتھ جھونپڑیوں میں رہنا پسند کرو گے کہتے ہیں "ابھی منہ سے بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ بچے پیچھے آگئے ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے خدا کی قسم ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے۔"

ہم احمدیت کو کبھی نہیں چھوڑیں گے

کہتے ہیں "اُس وقت خدا نے میرے دل میں ایسا یقین پیدا کر دیا۔ میں اُن کی ماں کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ سارا مکان کا ٹکڑا چھلا ختم ہو گیا۔ آج ان بچوں کے دلوں نے ایک فیصلہ کیا ہے جسے آسمان نے قبول کر لیا ہے اور تم دیکھنا کہ خدا ان کو کبھی جھونپڑیوں میں نہیں جانے دے گا۔" اُس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ وہ واقعہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہے اور اُس سے پتہ چلتا ہے کہ پھر مکان کا ملنا کوئی حادثاتی چیز نہیں تھی۔ بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے تصرف کے نتیجے میں ایک اور نشان پر بنا کر تے ہوئے ان کو وہ مکان ملا۔ کہتے ہیں۔

"ایک دو دن کے اندر ہی ہمارے ہمسایوں کا ایک بچہ اغوا ہو گیا اور ماں کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی وہ چارے گھر آئی اور خوب روئی اور گریہ وزاری کی بڑی سخت پریشان ہوشی چنانچہ انہوں نے اس کو کہا کہ تمہیں یہ ایک تجربہ بتانا ہوں میں جب مشکل پڑتی ہے تو ہم تو خلیفہ وقت کو دعا کے لئے خط لکھتے ہیں خود بھی دعا کرتے ہیں اور وہاں سے بھی دعا کی امید رکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بسا اوقات ہمارے مشکل کام نکال دیتا ہے۔ تو تمہیں یقین تو نہیں ہے لیکن

تجربہ ایک دفعہ کر لو

میں مذمت کرتا ہوں۔ غم تو ہمارا ہے لیکن مجھے تکلیف ہے" کہتے ہیں "میں نے اتنی سنجیدگی سے اُس کو کہا کہ اُس عورت کے دل میں یقین آ گیا اور اُس نے کہا لاؤ پھر اسی خط لکھو اور میں دستخط کرتی ہوں۔ خط لکھا۔ دستخط کئے لیکن اُس دن ڈاک نکل چکی تھی ڈاک میں نہیں ڈال سکے۔ دوسرے دن بارہ بجے کے قریب انہوں نے خط ڈاک میں بھجوا دیا اور کہتے ہیں کہ "مجھے یقین تھا کہ

دعا تو اللہ نے قبول کر لی ہے

اُس کے لئے ماضی کیا اور مستقبل کیا اس لئے خطاب چلا گیا ہے تو ضرور خدا کوئی رحمت کا نشان دکھائے گا۔ اور ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر اُسی گھر سے فون پر اطلاع آئی کہ ہمارا بچہ مل گیا ہے خدا کے فضل سے فلاں شہر سے اور اب دیکھیں اُس کا نتیجہ کہ بچہ تول گیا ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کا نشان دکھایا جماعت کے لئے۔ لیکن ان کے والد جو باہر رہتے تھے کسی جگہ ان کا اُس جگہ سے اطمینان اُٹھ گیا اور انہوں نے وہاں سے آرڈر دیا کہ فوراً یہ گھر خالی کر دو اور میرے پاس آ جاؤ اب میں تمہیں یہاں نہیں چھوڑ سکتا۔ اور وہی ماں چابی لیکر گھر کی ان کے پاس آ گئی کہ مکان آپ نے رکھنا ہے تو آپ رکھ لیں اور وہ مکان اتنا عمدہ اور کھلا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس میں ایک اور عجیب واقعہ ہوا کہ ان کی بچی نے بعد میں جب ان کو جھونپڑیوں سے والی بات ہوئی (چھوٹی سی بچی ہے تو ملی زبان میں بولتی ہے) بچی نے یہ دعائی کہ اسے خدا مجھے کوٹھے والا مکان دے جس کے کوٹھے پر صحن ہوں اور اس طرح جارحی ہوں دو بیچے دو اور اس قسم کا کوئی نقشہ اُس نے بنا کے دعائیں شروع کر دیں"

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا میں دیکھ رہا ہوں میں جوان بیٹے میرے اندر چلے گئے، بجائی بھی قید ہو گیا۔ اور تیرے چہرے پر اثر ہی کوئی نہیں۔

عجیب ماں ہے لو۔

اُس نے کہا بیٹا تجھے نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ جب تمہیں پکڑ کے لئے گئے تو وہ رات ایک ایسی دردناک غلاب کی رات تھی اُس کا پہلا حصہ کہ تم تصور نہیں کر سکتے۔ رورو کے میں ملاک ہو رہی تھی گریہ وزاری کر رہی تھی، واپلا کر رہی تھی کہ کیا ہو گیا ان گھر کے ساتھ۔ اُسی طرح روتے روتے میری آنکھ لگ گئی تو خواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک بزرگ صورت انسان کو بھجوا دیا اور اُس نے پیار اور دلکاری کا سلوک نہیں کیا اُس نے آتے ہی مجھے سختی سے ڈانٹا کہ اے عورت تو کیا کر رہی ہے

خیر دار جو آٹھ ایک بھی آنسو بہایا

تو مجھاریوں کی ماں ہے اور تیرے ساتھ خدا ہے۔ پھر یہ حرکتیں۔ کہتی ہے کہ وہ خواب نہیں کھٹی بلکہ ایک طاقت تھی جس نے دل پر قبضہ کر لیا اور اُس کے بعد پھر ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ پر نہ اواسی آئی نہ خوف یا اس پھٹکا۔ میں نومرزے کی تہ گئی گزارتی رہی تو مجھے کس حال میں دیکھنا چاہتے تھے؟ جن کے مزدوں کا یہ حال ہوا اور خدا اس طرح اُن کے لئے رحمت کے نشان دکھایا جو جن کی عزتوں کا یہ حال ہوا وہ اس طرح اُن کے لئے رحمت کے نشان دکھایا ہوا ان کا کونسا نقصان کا سودا ہے اور بچوں کا حال بھی کسی سے بچھے نہیں ہا ان کے اندر، عیب خیز تبدیلیاں معصوم تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور اُس میں بھی نہ باب کا دخل ہے نہ میرا، نہ آپ کا۔ سسی

تنظیم کی کوشش

کا کوئی دخل نہیں۔ فضل خدا کے فضل سے ان کے دلوں پر بھی تعویٰ برس رہا ہے اور خدا کی رمت نازل ہو رہی ہے۔ ایک احمدی ماں نے اپنے بچوں کی کھیلوں کا وقفہ سنایا۔ اور مجھے بڑا اطف آیا۔ میں نے کہا دیکھو ہمارے بچوں کی کھیلیں بھی باقی سب بچوں کی کھیلوں سے مختلف ہو گئی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "ان کے بچے کھیل رہے تھے تو قافلہ بنایا ہوا تھا جمعہ کے لئے کاہلوں کا تانہ جس طرح جایا کرتا تھا اور سارے استعداد ہو کے گھر سے انتظار کر رہے تھے کہ کب مجھے یہ خلیفہ وقت آئیں اور پھر اذان کی آواز بلند ہو۔ اتنا انہماک تھا ان کے چہروں پر کہ ماں کہتی ہے کہ بے اختیار میرے آنسو جاری ہو گئے۔ اتنی سنجیدگی تھی اتنا احترام تھا کہ میں حیران تھی کہ اللہ نے میرے بچوں کو کیا کر دیا ہے۔ بیٹی گڑیوں سے کھیل رہی تھی ہمسایوں کی بچیوں کو بلا کے اچانک اُسے کچھ خیال آیا (تین سال کی عمر کی بچی ہے چھوٹی سسی) اُس نے کہا اب ٹھہر جاؤ اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ابتلا دور کرے اور فتوحات نازل فرمائے اور

ہمارا امام واپس آ جائے

اُس جھوٹی سی بچی نے ہاتھ اٹھائے دعا کے لئے تو ساری بچیوں نے دعائیں شروع کر دیں۔ وہ آگے کہتی ہیں کہ "میں حیران تھی کہ اس گھر میں کیا واقعہ ہو رہا ہے میں نے نہیں سکا یا میرے خاوند نے نہیں سکا یا یہ آسمان سے ہی کچھ تربیت ہو رہی ہے؟" اور کہتی ہیں کہ "مجھ سے برداشت نہیں ہوا پھر میں روتے روتے جا کے اپنے رت کے حضور سجدے میں گر گئی کہ اے اللہ تیری کیسی فضلوں کی بارش ہو رہی ہے ہم میں کہاں طاقت تھی کہ ہم اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کر سکیں۔ اُن کے دل میں تو گھس گیا ہے۔"

تو بیٹھ گیا ہے اُن کے سینوں میں

اور تو اپنے فضل سے خود اُن کی تربیت کر رہا ہے۔ پھر ایک احمدی بچے کا عجیب واقعہ ہے۔ اُس کے ساتھ بھی ایک عجیب

”وہ اولوالعزم ہوگا“

مخبر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار روئے زمین کو خواہ بلا ناپڑے ہمیں!

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا
تعالیٰ سے علم پا کر فرزند موعود حضرت
مزا بشیم الدین خود احمد صاحب خلیفۃ المسیح
الثانیؒ کے بارہ میں ۱۸۸۱ء میں متعارف ہوئے
خدیوہیات کے حال میں ہونے کی پیشگوئی فرما
چکے تھے نیز انکشاف ہونے پر حضورؑ نے
اپنے اشتہار ۱۳ جنوری ۱۸۸۵ء میں یہ
خوشخبری بھی شائع فرمائی کہ ”وہ اولوالعزم
ہوگا“ چنانچہ آپ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو
ہفتہ کے دن بوقت شب قادیان میں پیدا
ہوئے۔ مشہور ہے۔ ہونہار ہوا
کے چمکنے چمکنے پاتے۔ یہ کہادت اس عظیم
انسان پر بھی بچپن میں ہی صادق آ رہی تھی
تین سال کی عمر بچے کا غیر شعوری دور سمجھا جاتا
ہے۔ مگر علم النفس کا رو سے جو نقوش اس
غیر شعوری دور میں بچے کے ذہن میں نقش
ہو چکے ہوتے ہیں۔ شعوری دور میں وہی نقوش
نقوش آشکار ہو کر عنوان زندگی میں تہذیب ہونے
لگتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی
مؤرخ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب
آپ کی بچپن کا ایک واقعہ مندرجہ ذیل
الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :-

”ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام لہ صبا میں قیام فرما تھے یہ
بھی وہیں تھا۔ محمد کوئی تین برس
کا ہوگا۔ گہری کاموسم تھا۔ مردانہ اور
زندانہ میں دیوار حال تھی۔ آدھی
رات کا وقت تھا جو میں جاگا اور
مجھے خود کے رونے اور حضرت
کے ادھر ادھر کی باتوں میں بہلانے
کی آواز آئی۔ حضرت اُسے گود
میں لے کر پھرتے تھے اور وہ کسی
طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آنکھیں
بند نہ کیا۔ دیکھو سو دیکھو وہ کبھی
ناڑ سے اچھے سے ششما کی طرف
دیکھا اور ذرا چپ ہو کر پھر وہی
رونا اور چلانا اور کہنا شروع کر
دیا۔ اتنا کہ جانا یعنی اب میں
بتا رہے ہیں۔ پھر وہ ناقل کیا
مجھے مزا آیا اور یہ سارا معلوم ہوا
آپ کا اپنے ساتھ لیون گفت کرنا

یہ اچھا معلوم ہوا۔ ہم نے ایک
راہ نکالی تھی، اُس نے اُس میں
بھی اپنی ضد کی راہ نکالی۔ آخر
بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک
گیا۔ چپ ہو گیا۔ مگر اس
سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی
سننے کا یا شکایت کا آپ کی زبان
سے نہ نکلا“

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنف
حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صاحب
ملک باروم)
تین سال کی عمر میں جو آپ نے اتنا
جانا کے الفاظ کی رٹ لگائی تھی یہ ضد
بھی زبردست عزم کی غمازی کہتی ہے
کہتے ہیں۔ فکر ہر کس بقدر ہمت ادرت
گویا اس عمر میں بھی فطرتاً ہی خواہش
زبان پر آئی۔ جس کے لئے آپ پیدا کئے گئے
تھے جس کا ذکر حضرت رسول مقبول
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل
بیٹ گوئی میں موجود ہے۔

”لو کان الایمان معلماً
بالشویء النالہ رجلہ ادر
رجال من فادرس (بخاری)
یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا (تار)
تک بھی اڑ گیا تو اول فارس کی نسل سے ایک
یا ایک سے زیادہ اپنا لئے فارس اُسے
واپس لے آئیں گے۔ یہی خواہش بعد
میں عزم عظیم کی شکل اختیار کر گئی۔ حضرت
اپنے زندگی بھر کے کارناموں سے خصوصاً
قرآن مجید کے لئے ہوئے علوم دنیا
میں پھیلنا کہ اس کے نہ صرف پورے
مردانہ تہذیب بلکہ اُس کے سنی اولاد کے
سے بھی بارگاہ رب العزت میں دعا
فرماتے ہیں سے

ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں
یہ پھر واپس تیرا قرآن لائیں
آپ کی یہ دعا بارگاہ رب العزت میں
بڑی آب و تاب سے قبول ہوئی جس
کی وجہ سے رجال کی صف میں حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے بعد پہلے خود
شریک ہوئے۔ پھر آپ کی دعا کے نتیجے

میں آپ کے در عظیم بیٹوں نے بھی
شہولیت کا شرف حاصل کیا۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا
ہے کہ اولوالعزم خاص طور پر انبیاء علیہم
السلام کا وصف ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خائب
کر کے فرمایا ہے۔ فاصبر کماصابر
اؤ لو العزم من الرسل۔ پس
(اے نبیؐ تو بھی اسی طرح صبر کر جس
طرح پختہ ارادے والے رسول (مجتہد
سے پہلے) صبر کر چکے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام
تنہا ایک مقصد کو لے کر باذن
اللہ کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہر
نبی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث
ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام
نورے انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث
ہوئے۔ گوہر آپ کا عزم پہلے انبیاء
علیہم السلام کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ
بلکہ آجی خواہاں ہم دارند۔ تو تہاداری
والا تھا۔ جتنی عظیم ہم ہو۔ اُس کے لئے
انتہی سے زیادہ اولوالعزمی سے صبر و
استقلال کی ضرورت لازمی ہے۔
خصوصاً تسمیہ علیہم کی لئے اسی ہی۔
اولوالعزمی درکار ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الثانیؒ کی زندگی میں تین سال کی عمر کے
بعد پھر اسی تہذیب کی تڑپ و خواہش اور
ارادہ و عزم کا پتہ چلتا ہے۔ جیسا کہ
حضور فرماتے ہیں :-

”جہاں تک میں نے غور کیا ہے
میں نہیں جانتا۔ کیوں کہ میں
ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ
کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے
ایسا اُس رہا ہے کہ میں سمجھتی ہوں
کتھ میں جوہی سے عمر میں بھی
ایسی دعا میں کرتا تھا اور مجھے ایسی
حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی
ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں
اپنی اس خواہش کے زمانہ سے
واقف نہیں۔ کہ آپ سے ہے
میں جب دیکھتا تھا۔ اپنے اندر اس

جوش کو پاتا تھا۔ اور دعائیں کرتا تھا
کہ اسلام کا جو کام ہو۔ میرے ہاتھ
سے ہو۔ پھر آنا ہو کہ قیامت تک
کوئی زمانہ ایسا نہ ہو۔ جو میرے اسلام
کی خدمت کرنے والے میرے
شاگرد ہوں!“

(منصب خلافت صفحہ ۳۱)
جب آپ اُنیس (۱۹) سال کے تھے تو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے
آپ کی وفات کے بعد کچھ لوگ پھرائے
اب کیا ہوگا۔ انلان انسانوں پر نگاہ کرتا
ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے
والا موجود تھا۔ اب تو اب فوت ہو گیا۔ اب
سلسلہ کا کیا ہے گا۔ جب..... اسی
طرح بعض لوگ بھی پریشان حال دکھائی
دئے تو حضورؑ نے اُن کو یہ کہنے سے کہ اب
جماعت کا کیا حال ہوگا۔ حضورؑ نے اُسے پھر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سر ہاتھ
کھڑے ہو کر کہا۔

”اے خدا میں تجھ کو حاضر حال کر
تجھ سے پیچھے دل سے یہ عہد کرتا
ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت
سے پھر جائے۔ تب بھی وہ پیغام
جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں
اُس کو دنیا کے کونے کونے میں
پھیلاؤں گا“

(سوانح حضرت فضل عمر جلد اول صفحہ ۱۷۰)
(۱۷۹)
اس عہد کے بارہ میں حضور فرماتے
ہیں :-

”اس عہد کے کرتے وقت میرا دل
یہ یقین رکھتا تھا کہ میں اس عہد
کے کرنے میں اپنی طاقت سے بیزار
کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا۔ بلکہ خدا
تعالیٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں
انہیں کے مطابق اور مناسبت
حال یہ وعدہ ہے“

(الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۲۶ء)
حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کے زمانہ خلافت
میں میں لوگوں نے خلافت کے لئے اندر
سازش سے جماعت میں تفرقہ کاری کرنا
چاہا تھا۔ اپنی خداوندی طاقت سے ان
کے ناپاک عزائم کو سونگھ کر حضور ایشہ
بزرگ امام حسن و شعیب اُستاد کے منصب
خلافت کے جاننا شروع فرمادے اور انہی طاقت کے
فدائی کی حیثیت سے سب سازشوں کے
مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہوئے اور
جس عظیم باپ کے آپ حسن و احسان
میں نظیر تھے میدان امت میں اپنے
والد بزرگوار کی طرح نہایت اولوالعزمی

یوم مصلح موعود

آگنی پھر شان سے منسل بہار
 جنتوں کا ہوا ہے پھر نہ دیا
 نور کی کرنوں میں ظاہر ہو گیا
 سچ کی نصرت کے لئے پھر کھڑا
 کچھ تو ہیں خاموش مصروف کس
 اسے بار بار لے جبری پیار سے تیر

تیری خاموشی میں فسات کا رخ
 ہاں! تیرے البوں میں یوں کا پیا
 صد بار کہا ہو مجھے یہ افتخار
 سلج سو ٹوڈ کے آس دور میں
 ہرگز رہنا نہ ہے خوشبو سوا
 ہر سخن میں ہے نسبت کی ہلک
 باغ احمد ہو رہا ہے افسر
 آ رہے ہیں اس طرف آزاد گال
 نور آیا ظلیق کا نہ ہو رہا

فتح میرا ہے میرا غلبہ ہوا
 کیوں نہ ہو ضامن ہے خود ہی گرد گار
 یہ ہوا ہے سرش پر توں تر حرار
 جھاڑیاں بے کار بھی ہیں جا جیسا
 وقت پر یہ ساری آئی جائیگی
 ابتلا میں مچھتی ہو شیدہ ہیں
 تانہ ظاہر ہو سبیل العجز میں
 چار دن کی چاندنی ہے دیکھنا
 افسل میں ہے خبروں پر ابنا

ہرزہ گویاں جو بھی مرضی ہو کہ ہیں
 کاسراں ہوں گے فقط تقویٰ شعرا
 ہاں! یہی ہے سستی پر درد گاس

خال کسل: عبدالمجید راکھو



خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هو الحسن اصغر

کراچی میں
مہیاری سونا کے میاری زورارت خریدنے
اور بنوانے کے لئے شریف لائیں

الزوف حو لزل

۱۶ جنوری ۱۹۰۰ء
نور شیدہ کراچی کے مصلح موعود
قوان نمبر ۱۹۰۰ء

(الفضل) ۱۳ نومبر ۱۹۰۰ء
 پیسہ مال کی عمر میں حضور خاندان
 کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔
 پیاسیوں کا دعویٰ تھا کہ جماعت کی اکثریت
 ان کے ساتھ ہے اور وہ خلافت سے
 استکان کے بارہ میں پیشگوئیاں کرتے
 ہوئے تھے ان سے نکل کر لاہور جا رہے
 یہ مردانہ اعزم الہی خوفناک حالت
 میں بے دل نہیں ہوا۔ عزم جواں کے
 اتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ کا ہر دہہ کسی
 تعداد پر نہ تھا۔ بلکہ اپنے قادر خدا پر تھا
 بیساکہ آپ فرماتے ہیں سے
 گنتوں سے تمام بالا ہے۔

اک بھی ہوں اگر کروڑ میں ہم
 حضور کی چند ماہوں کی قیادت نے انہیں
 ذالین کی زبان سے اعتراف کر دیا کہ
 جماعت کی اکثریت خلافت کے ساتھ
 ہے۔ اسی کے اور جماعت پر اور بھی کئی
 نازک مواقع آئے۔ احرار نے بھی اپنی
 اکثریت کے زعم میں قادیان کی اینٹ سے
 اینٹ جانے کے لئے لگا لگائے تھے
 مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اعزم کواہن
 مدت بخشی کہ احرار قادیان میں جماعت
 کا کلا گھونٹنے کے خواب دیکھ نہ سکتے تھے
 اور نورا تعالیٰ نے ان کو اعزم فیفہ باعث
 کوان کا زبان سے جواب دینے کی
 سکیم ان کے سامنے پیش کرنا کہ
 قادیان کیا پنجاب و ہندوستان پر
 نہیں۔ یہ پیغام تو دنیا کے چہرے پر
 پہنچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لے چنانچہ
 احرار کی مخالفت کے طوفان کے تھمتے
 سے پہلے پہلے جماعت میں تحریک جدید
 کی عالمگیر تبلیغ کی سکیم آپ نے جماعت
 میں پیش فرمادی اور عالمگیر تبلیغ کے ضمن ہی
 حضور فرماتے ہیں :-

”میرے دل میں تبلیغ کے لئے
 اتنی تڑپ تھی کہ میں سیران خدا
 اور سامان کے لحاظ سے۔ اعلیٰ نامہ
 لے گیا تھا۔ میں نے حضور پر بھروسہ
 اور دعا میں کیں۔ اور میرے پاس
 تھا ہی کیا؟ میں نے بار بار عرض
 کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت
 نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور
 جس سے میں یہ خدمت کر سکوں
 مگر میں اب دیکھتا ہوں کہ اسی نے
 میری دعاؤں کو سنا اور انہیں
 سامان کر دئے اور ہمیں کھڑا کر
 دیا۔ میرے ساتھ ہو جاؤ۔ بس
 آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے
 لیا اور یہ میری دعاؤں کا ایک
 ثبوت ہے۔ جو اس نے (اپنی مشاہدہ)

سے پورے روزہ لکھنؤ میں احمدیت کی
 آہستی اور مخالفت کے متلاطم ہندوں کی
 بھیدھا روں سے اصل عافیت تک
 پہنچانے کا فریضہ بڑی پاندی دکھائی اپنی
 سے ادا فرماتے رہے۔
 ان خوفناک ابتلاؤں کے ایام میں
 آپ کے قلب صافی کے اثرات کی قدر
 بھلک آپ ہی کے الفاظ میں پیش کی جاتی
 ہے تاہم اندازہ ہو سکے کہ اپنے روز خلافت
 میں جس خارزار سے آپ کے لئے گزینا
 مقرر تھا۔ اور اعززی کا لقب پانے
 کا استحقاق ان وصف کی بنا پر تھا۔
 فرماتے ہیں :-

”میرے باپ جس قدر الزام لگا
 گئے تھے۔ یہ الزام (جو حضور پر لگائے
 جاتے تھے۔ ناقول) عشر شیر بھی
 نہیں۔ لیکن وہ خدا کے مامور تھے
 اور ان سے جو خدا کے وصف
 تھے۔ وہ مجھ سے نہیں۔ اس لئے
 میرا ان پر کڑھنا نصیحت بہات
 نہیں۔ افسوس میں نے اپنے دوستوں
 سے وہ سنا جو یوسف علیہ السلام
 نے اپنے بھائیوں سے نہ سنا تھا
 میرا دل حسرت و اندوہ کا مخزن
 ہے اور میں حیران ہوں کہ کیوں
 سرور تھا۔ ہوں بے شک وہ
 بھی ہوتے ہیں۔ جو ہم در راحت
 میں اپنی بگڑاتے ہیں۔ مگر یہاں
 تو سے

جہاں نفس پر دان سے اپنی بے زراغ
 جوش بہا تھا کہ ہم آئے ا میر ہر
 میرے آقا کا دایندہ۔ میرا مطا
 امام حسین تو ایک دفعہ کربلائے
 ابتلا میں مبتلا ہوا۔ لیکن میں تو
 اپنے والد کی طرح ہی کہتا ہوں
 کہ سے

”بلاتے است میر ہر ائم
 حد میں است در گریبانم
 گر میں تم سے گھبراتا نہیں۔ میں
 تمہارے حملوں سے ڈرتا نہیں
 کیونکہ میرا خدا پر ہر دہہ ہے۔
 لیکن مجھے اگر غم ہے تو اسباب
 کا کہ قوم میں، فتنہ نہ ہو اور یہ غم
 میرے دل کو کھدا۔ بیٹ جاتا ہے۔
 مگر مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ
 ان جماعت کو بچائے گا اور ان
 کی اور کرے گا۔ کیونکہ یہ یوں کہ
 نہ کہتا ہے کہ وہ ان کو پورا اینٹ
 باند سے لگا کر پھرتے ہو گئے
 نہ کہ ان کو لگا لگا لے لیا۔
 جو گزر جائیں گے۔“

پیشگوئی مصلح اور غیر از جماعت صحیفہ زرگار

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب افضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ تادیان

پیشگوئی مصلح اور غیر از جماعت صحیفہ زرگار پر غفلت پیشگوئی ہے جو پہلے سے بھی اس پر نگاہ ڈالی جائے یہ ایک عظیم روشنی کا مینار روشن ہے کہ اس وقت کے مصلحوں کو اس کا اقرار دشمن بھی کرنا پڑے گا۔ اس کے مطابق بعض غیر از جماعت صحیفہ نگاروں کے تاثرات پیش کیے جاتے ہیں۔ جنہوں نے غیر از جماعت بلکہ ائمہ دین کے دشمن ہونے کے باوجود پیشگوئی مصلح اور غیر از جماعت کی صداقت کا کسی نہ کسی رنگ میں برعلاقب ار کیا ہے۔

اقرار ائمہ
مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب ایک معزز غیر احمدی عالم نے اقبیم ملک سے قبل "ظہار حق" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ :-

وہ آپ راہی حضرت مصلح موعود علیہ السلام کو اطلاع ملتی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کر دینگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کر دوں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ہے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس وقت موجودہ خلیفہ بھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ قرار دینے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے سلیم نور الدین نہ آ کر خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے حوالہ صدر پیشگوئی کا مذاق لگنی لگا یا لیکن حکیم صاحب کی وزارت کے بعد مرزا بشیر الدین سودا خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں اور یہ نہ ہو کہ خود ترقی کی ہے اور بیروت لکھتے ہیں :-

نور مرزا صاحب کے وقت یہ اجماعوں کو آدھا دوہا ہوتا تھا۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی نسبت دگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظم کوششیں ہوئی ہیں وہ کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ الخضر آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے رہنما بن گیا۔ اور اس کے ذریعہ جماعت کو ترقی انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔

اقرار اہل حق
راجن سنگھ ایڈیٹر اخبار دو رنگین نے تسلیم کیا کہ

وہ مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء میں جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ بھی بچے ہی تھے پیشگوئی کی تھی کہ سے بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا زور کا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں کہ اک عالم کو پھیرا بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی فسحات الذی اخذی الاغادی یہ پیشگوئی بے شک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ ۱۹۰۱ء میں نہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کوئی بڑا نام نہ تھا۔ اس وقت سے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ مرزا

صاحب نے اپنی دعوت کر کے گدی کی بنیاد رکھی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ میرے بعد میری جائز نشینی کا سہرا میرے لئے کے سر پر رہے گا۔ لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ مرزا صاحب نے خلافت کی یہ شرط نہیں رکھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے نامزدان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اول ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا مرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت سے ایسے مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول کے بعد بھی گدی پر آئے اور صاحب خلیفہ ہو جانے چنانچہ اس موقع پر ہی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے لیکن اکثریت نے میرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا۔ اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے مرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی۔ تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کے لئے دُعا بھی کر رہے تھے۔ لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقع ایسا ثابت ہوا ہے کہ اس نے ایک عالم میں آغیر پیدا کر دیا ہے۔

اقرار اہل حق
راجن سنگھ ایڈیٹر اخبار دو رنگین نے تسلیم کیا کہ

راجن سنگھ ایڈیٹر اخبار دو رنگین نے تسلیم کیا کہ اس پیشگوئی کا مقصد یہ ہے کہ مرزا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ چنانچہ برصغیر ہندو پاکستان کے مشہور مسلم لیڈر اور بلند پایہ صحافی اور شاعر نواز شاعر مرزا غفر محمد خان آف

زینت دارت کے لئے انھوں نے اعتراف کیا کہ :-
"ان کو اس میں اہم اور اہم کے لئے ہندو نے تم کو اس کا مقابلہ قیامت میں نہیں دیکھا ہے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ اس کے پاس کیا دھرا ہے۔ تم نے کبھی جواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا ہے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تم میں دشمن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر چھوڑ کر لیتے ہیں۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں جو صرف انہوں کے ہاں ہیں۔ دنیا کے ہر گوشے میں اس نے جند کا رکھ رکھا ہے۔"

راجن سنگھ ایڈیٹر اخبار دو رنگین نے تسلیم کیا کہ

مقالہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ :- "وہ اونٹنوں پر چڑھ کر اور یہ کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پہلے کیا جائیگا۔ چنانچہ ہندوستان کے امور صوفی و صحافی خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے کہ :-

اکثر یہ کہہ رہے ہیں مگر یہ نہیں ان کی علم سے کہ حدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلی جوائنڈی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغلی ذات کا فرماؤں کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتی ہیں اور مذہبی عقل اور فہم میں بھی قوی ہیں۔ اور جنگی ستر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلبی جنگ کے ماہر ہیں۔"

راجن سنگھ ایڈیٹر اخبار دو رنگین نے تسلیم کیا کہ

دی تھی کہ وہ "سخت ذہین و فہم ہوا۔ اس حقیقت کا اعتراف مگر احمدیوں کو ہرگز اور فضل حق نے ان الفاظ میں کیا کہ :-

جس قدر بڑے احرار کی مخالفت میں قادیان خرچ کر رہا ہے۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو بیل جبر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی تھا۔" (اخبار نجات، ۱۹۳۵ء)

حضرت مصلح موعود کا والہانہ عشق مسیح موعود

از مکرم سید انوار الدین احمد صاحب بلال سواتی

مصلح موعودؑ سے مراد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود مسعود ہے۔ آپ کی پیدائش جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی پیدائش سے لے کر ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء تک آپ ایک مطیع کی حیثیت رکھتے تھے۔ بلکہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء سے ۸ نومبر ۱۹۱۵ء تک وفات تک کا طویل عرصہ آپ نے بحیثیت ایک سلاطین کے گزارا۔ جہاں تک مطیع کی حیثیت کا تعلق ہے۔ آپ کو کچھ بعد دیگرے دو مطاعوں کے ذریعے ایک حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام تھے اور دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الاول تھے۔ فی الحال صرف حضرت امام مہدی و مسیح موعود سے آپ کے عشق و محبت کا جائزہ مطلوب ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق اور آپ کی اطاعت و فریاداری سے متعلق چند واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں :-

اول دیکھو کہ حضور اس پیش کے ایام میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کامل اطاعت کرتے اور کبھی اس کی حفاظت و رزی نہ کرتے۔ دوسرے دیکھو کہ وہ اس اطاعت میں کس درجہ کی احتیاط سے کام لیتے۔ (افضل ۵ نومبر ۱۹۱۵ء صحیح موعود) حضور مصلح موعود صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق اور اطاعت و فریاداری کا یہ جذبہ حضرت اقدس کے رفقہ نشان روحانی منصب کی وجہ سے ہی

۲

ایک واقعہ خود حضرت مصلح موعود نے اس طرح بیان فرمایا کہ :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ بات کے وقت عین میں سو رہے تھے کہ باطن زور و شور سے گھومتے اور بچی نہایت زور سے کڑکی۔ ذرا کڑک اس قدر شدید تھی کہ ہم شخص نے ہی سمجھا کہ گویا بالکل اس کے پاس گری ہے۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام جو عین میں سو رہے تھے چار پاروں سے اٹک کر طرف جانے لگے۔ وہ وہاں سے اپنے کبھی زور سے کڑکی جس وقت آپ کے پیچھے تھامنے لگے اسی وقت اپنے زور دیا تاکہ اٹک کر آپ کے سر پر رکھ دینے اس خیال سے کہ اگر کھیل کرے تو محمد پر گرتے آپ پر نہ گرتے اب یہ ایک جہالت کی بات تھی بجلیاں جس خدا کے ہاتھ میں ہیں اس کا تعلق میری نسبت آپ سے زیادہ تھا بلکہ آپ کے طفیل میں بھی سے بچ سکتا تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہاتھوں سے کھیل کو نہیں روکا جاسکتا۔ مگر حضرت کی وجہ سے مجھے ان باتوں سے کوئی بات بھی یاد نہیں۔ محبت کو فوراً کی وجہ سے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق احادیث کا عقیدہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک پڑشوک اور ولولہ انگیز مسلمان

ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک احرار لیڈر شیخ حسام الدین کے اس اظہار پر تہہ کرتے ہوئے کہ اگر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ تو مرزائی لوگ اس کی کوئی پوجا نہ کریں گے بلکہ خوش ہوں گے۔

۱

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی کا ایک اور واقعہ ہے کہ حضرت مولوی بشیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کے پاس پڑھنے تشریف لاتے اور جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے گھر سے پانی لی کر پیر واپس تشریف لاتے۔ خواہ کیسا ہی مصفا پانی کیسے ہی صاف ستھرے برتن میں آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے صرف اس لئے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانا پینے کا چیز نہ لینا اب بظاہر تو ایک تجویفی مسیبات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک چھوٹا سا آئینہ ہے جس میں ہمیں حضور کی اس وقت کی شکل صحیح رنگ میں نظر آسکتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے اس وقت کے امام صاحبزادہ میرزا بشیر محمد احمد نے فرمایا :- خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجانا تو الگ رہو۔ ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ خانہ کعبہ کی کسی اینٹ کو کوئی شخص بدبختی سے اپنی انگلی بھی لگائے اور ہمارے مکانات کھڑے رہیں۔ یہ شک میں قادیان محبوب ہے اور بے شک ہم قادیان کی حفاظت کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کی تیار ہیں۔ مگر خدا شاہد ہے۔ خانہ کعبہ میں قادیان سے بلکہ جہاں تیرا وہ محبوب ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور تم سمجھتے ہیں کہ خدا وہ دن نہیں لاسکتا۔ لیکن اگر خدا نخواستہ کبھی وہ دن آئے کہ خانہ کعبہ پر خطر ہو اور قادیان بھی خطرہ میں اور دونوں میں سے ایک کو بچایا جاسکتا ہو تو ہم ایک منٹ بھی اس لئے پر غور نہیں کریں گے کہ کس کو بچایا جائے۔ بلکہ بغیر سوچے کہیں گے کہ خانہ کعبہ کو بچانا ہمارا اولین فرض ہے۔ پس قادیان کو تیرا خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دینا چاہیے۔

آپ نے فرمایا :- ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ظاہری طور پر ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی دشمن بن مقدس مقامات پر حملہ کرے۔ تو اس وقت انسانی ہاتھ کو بھی حفاظت کیلئے بڑھایا جائے۔ لیکن اگر خدا نخواستہ کبھی ایسا واقعہ آئے۔ تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو فریاداری خدا تعالیٰ نے انسانوں پر عطا کی ہے۔ اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو انکی حفاظت کیلئے قربان کرنا سعادت دہین سمجھتے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص تیرے ہی نگاہ سے نکلے کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا۔ خدا اس شخص کو زندہ کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام انسانوں سے لیا۔ تو جو ہاتھ اس بدبین آنکھ کو پھرنے کے لئے اٹھے ہرگز نہیں گئے۔ ان میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے مٹے ہو گا۔ آخر میں آپ نے فرمایا :- میں وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اگر خدا نخواستہ خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ تو احمدی خوش ہونگے۔ وہ تجویز لوٹتے۔ وہ افسوس کرتے اور وہ ظلم اور تعدی سے کام لے کر ہماری طرف ہر بات نسو ب کرتا ہے۔ جو ہمارے عقائد میں داخل نہیں اور ہم اس شخص سے کہتے ہیں۔ لعنة اللہ علی الکافرین۔

(الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء ص ۹۷)

سب باتیں میری نظر سے اوجھل ہو گئیں اور میں نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔
 (الفصل ۱۱، ستمبر ۱۹۵۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی فدائیت و قربانی اور عشق و اطاعت کا یہ جواز یہ یقیناً حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کی روحانی مقصد عالی کی وجہ سے ہی تھا۔ چنانچہ آپ کے مقدس مشن کے فروغ و تکمیل کے لئے ہی ویسے ہی نیک جذبات تھے۔ اس امر کے متعلق حضرت مصلح موعودؑ کی سیرت کا جائزہ اس موقع سے لیا جاسکتا ہے جب حضرت اقدس اپنے مشن کو دنیا میں چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

۳

حضرت اقدس کی وفات کے بعد ابھی آپ کی نعش مبارک گھر میں ہی رکھی ہوئی تھی کہ آپ کے مشن کی طرف گہری توجہ دی رہنے والے اس مقدس وجود (مصلح موعودؑ جو ابھی صرف ۱۹ سالہ نوجوان تھے) نے اس مبارک نعش کے سر ہانے کھڑے ہو کر ارادی یا غیر ارادی طور پر محض والہانہ عشق مسیح موعودؑ کے جذب سے سرشار ہو کر یہ عہد فرمایا:-
 ”اے خدا! میں تجھے حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے، میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔“

(الفصل ۱۲، جون ۱۹۵۵ء بحوالہ سورج فضل عمر جلد اول ص ۱۷۰)

حضرت مصلح موعودؑ کو حضرت مسیح موعود و مہدیؑ کے جانشین بننے کا بھی شرف حاصل تھا اس لئے آپ کے مقدس مشن کو فروغ دینے کے لئے آپ کی جو خدمات ہیں اس کا تاریخی اہمیت یہ ہے کہ تاریخ اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ اس سے تدریجاً ہو رہا ہے اور مورخ اسلام و احمدیت کے لئے یہ کہ ان خدمات جلیلہ کو پیش کرے۔ ورنہ تاریخ میں اتنا بڑا خلا پیدا ہو جائے گا کہ اس کا کوئی متبادل نہیں ملے گا۔ حضرت مصلح موعودؑ کا یہ فعل حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ عشق و محبت کا عظیم نشان ہے۔

۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور تحریرات کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے دلی جذبات کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:-
 (اول) حضرت مسیح موعودؑ کی اتنی سے زیادہ کتب میں علم لدنی کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ اس میں قرآن کریم کی آیات کے حقائق و معارف بیان ہوئے ہیں۔ لیکن بعض اوقات قرآن کریم کی آیات نقل کرنے میں جیسا کہ آپ کی شاہ شہدہ کتب سے ظاہر ہے سہواً ہو گیا ہے۔ اور یہ سہواً آپ کی طرف نہیں بلکہ سہواً کتابت کی وجہ سے کتاب کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لیکن بڑا ہونا جائز تعصب کا کہ آپ کے معاندین نے اسے تحریف و سران قرار دیا۔ جب مذکورہ کتب دوبارہ من و عن شائع ہوئیں تو روحانی بصیرت سے محروم معاندین نے پھر یہی اعتراض کیا تو حضرت مصلح موعودؑ نے فرمایا:-

”رہا یہ سوال کہ بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گزر چکا ہے، پھر اب تک تصحیح کیوں نہیں کی گئی۔ تو اس کا جواب یہ دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضہ کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اس طرح لکھی جائیں تاکہ غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ مرزا صاحب کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے، بلکہ من و عن شائع کی جاتی ہیں۔“

(الفصل ۱۸، فروری ۱۹۳۲ء)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعودؑ کا جذبہ اس اقتباس سے واضح ہے۔
 (دوم) حضرت مصلح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئیوں کے مطابق علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا آپ نے ان کی بھر معارف قرآنی کے روحانی جام راتے راتے پئے ہیں۔ لیکن آپ نے کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آئے دیا کہ اپنے اجتہاد کو حضرت مسیح موعودؑ کے اجتہاد پر تریا کر دیا۔ چنانچہ ایک رات وہ درج سہمہ

حضور فرماتے ہیں:-
 ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۸ء کے درمیان قرآن کے موقع پر میں نے عرش کے متعلق ایک نوٹ دستوں کو لکھوایا۔ جو اچھا خاصا لمبا تھا۔ مگر جب میں وہ تمام نوٹ لکھوا چکا تو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی یا حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک سوال دیکھ کر اسی وقت دو دستوں سے کہہ دیا کہ میں نے عرش کے متعلق آپ لوگوں کو جو کچھ لکھوایا ہے وہ غلط ہے اور اسے اپنی کاپیوں سے کاٹ ڈالیں۔ چنانچہ جو لوگ اس وقت میرے درس میں شامل تھے وہ کاپیوں سے لکھتے ہیں کہ میں نے عرش کے متعلق نوٹ لکھوا کر بعد میں جب مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اسے کاپیوں سے لٹوا دیا اور کہا کہ ان اور ان کو پھاڑ ڈالو کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مقابلہ میں ابھی ہم اپنی رائے پر اڑے ہیں اور کہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ سچ ہے اور اپنے نفس کی عزت کا خیال رکھیں تو اس طرح تو دین اور ایمان کا کچھ بھی باقی نہیں رہ سکتا۔“

(الفصل ۳۸، ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۱۷۰)

(سوم) ۱- موازنہ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قلم و زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کے لئے حضرت مصلح موعودؑ کی تحریر مندرجہ ذیل فرماتے ہیں:-
 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے۔ اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں تو یہ کہوں گا آپ کی ایک سطر مقابلہ میں یہ ساری کتابیں کاتیں ڈال کر جلا دینا گوارا کرنا گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کروں گا۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء ص ۱۷۰)

نیز فرمایا:-
 ”ہماری کتابیں کیا ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو تحریر فرمائی ہے اس کی تشریح میں ہیں۔“

(الضما)

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے۔

پہلے کو دنیا پر مقدم رکھیں

مناجیب

یوٹیو پر ملنے والی پریس چھپتے بازار حیدرآباد آئندہ

ان کی قیمت اور علاقے طلبہ کے لئے بہت مناسب ہے۔

کراچی اور بڑی جگہوں سے حاصل کرو۔

AHMAD & CO
 268, ARCOOT ROAD, MADRAS-24, PHONE No. 420021
 STOCKIST OF:-
 ● SHALIMAR PAINTS.
 ● ASIAN PAINTS.
 ● HARDWARE PAINTS.
 AND
 ● SUPER SNOWCEV.

DEALERS IN:-
 ● HARDWARE PIPES
 FITTINGS
 AND
 ● SANITARY WARES
 ETC.

پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

بجانب: احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیوپارک سٹریٹ، کلکتہ۔ ۱۰۰۰۱۰۔ فون نمبر: ۴۳۲۷۱

يَبْرُكُ رِبَاكَ نُوحِي إِلَيْهِمْ رَبِّ السَّمَاوَاتِ

(الہام حضرت میچپاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرز، سٹاکسٹ جیون ڈرلینرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)۔
 پروپرائیٹرز: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

”فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے“

ارشاد حضرت زبیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، گڈ لک الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)۔
 انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)۔
 ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا ٹیکنکون اور سٹیشن کیل اور سروں!

ہر ایک سبکی کی جڑ تقویٰ ہے۔

(مشتی نوح)

پیشکش: ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE - PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

فون نمبر: 42301

حیدرآباد میں

لیبلینڈ موٹر کارپوریشن

کا اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروں کا واحد مرکز
 مسعود احمد ریپرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
 ۲۸۷-۱-۱۶ سید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۱)

فون نمبر: 42916۔ ٹیلی گرام "ALLIED"

الائیڈ روٹری کلب

سپلائی بوز۔ کرشن بون۔ بونیل۔ بون سینبوس۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)۔
 نمبر: ۲۴/۲/۲۴ عقب کچی گورڈ ریوے سٹیشن حیدرآباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)



پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ مضمون اور دیدہ زیب ریشیٹ، ہوائی چیل، نیریز، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

”الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ“

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت یحییٰ بن یسوع علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اقصلا الذکر لالا اللہ

(حدیث نبوی سے ملے اللہ علیہ وسلم)

بجانب - ماڈرن شو چیمپنی ۳۱/۵/۶ لور چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

”میں اوی ہوں“

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا
(پیشکش)

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک ہاؤس
حیدرآباد - ۵۰۰۰۲۵۳

لیبرٹی ہون

ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب فی ایمانکم لیکونکم من عبادی

خاص طور پر ان اعتراضات کے ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔
• ایکٹریل انجینئری • لائسنس کٹرکٹس • ایکٹریل ورکنگ • موٹو اینڈ

GHULAN MAHMOOD RAYCHOURY

C/10 LACMI GOSIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA,
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
689389

BOMBAY - 98.

ٹیلیفون نمبر - 3222 }
22-1652 }
سارکاسٹر - "AUTOCENTRE"

اتو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لیم - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹو لیسٹڈ کے مندرجہ شدہ تقسیم کار
پورے - ایم پی سی ڈی - بریڈ فورڈ - سکر
SKF بالٹ اور رولر بیئرنگ کے دستوری پیشکش
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں کے اعلیٰ پوزہ جیٹیاں ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGO LANE, CALCUTTA - 700001.

حیثیت سب کیلئے نظر کسی سے نہیں

(حسرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام)

پیشکش - سن رائزر پورٹولکس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNBISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 57201
(KARNATAK)

پیم کالج انڈسٹریز

ANNA COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگولر - فیم - چمپے - جینی اور ویلیٹ سے تیار کردہ بہترین بیجاری اور پائیدار سوٹس
بازار میں - نکل ایک - آریٹیک - ہیرٹیگ - (زمانہ دروازہ) ہیرٹیگ - جینی پریس پاسپورٹ
اور بیٹس کے لیوٹیکو کیس ایریٹڈ آرڈر - چلارڈ

ہر قسم اور سائز کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکورٹی کی خرید و فروخت اور
تیار کرنے (نوٹو ڈیکورے کی فریٹ مال فریٹ)

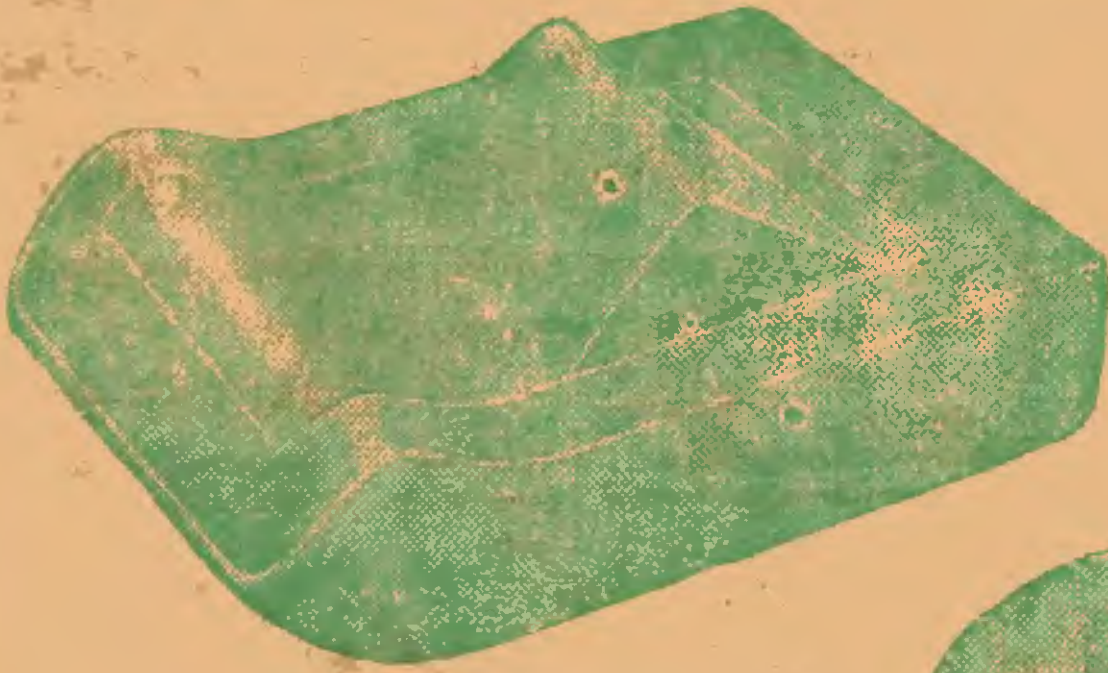
AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600024.
PHONE NO. 76360.

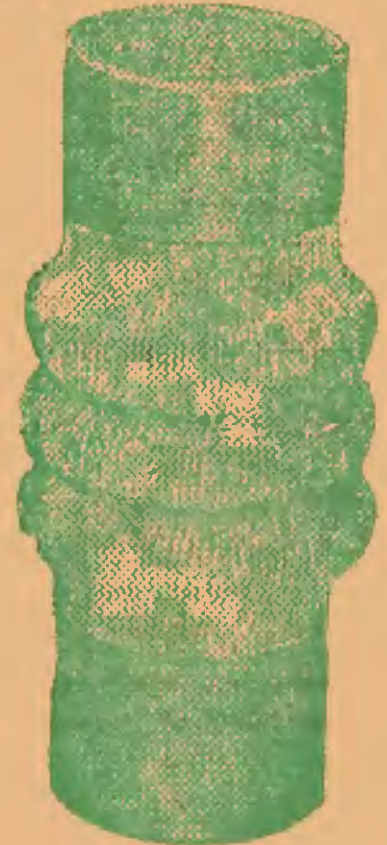
اتو ونگس

BANI®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس



1956-1981



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: **AUTOMOTIVE**

طالبان دُعا : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی سرخوم و منفور